

تھک تھک سے وجہ مل جوں کے لیے اکسیں۔ اب صرف  
کون تدھبا وید تھنریں۔ عکس ان کا یہ کٹ  
مکمل اور دلچسپی کا نام۔

\*\*\*\*\*

ساحل کی طرف بڑھ جانا اضطراری فل قما۔ اس لیے وہ  
پہنچاڑی کی طرف پڑا۔ آیا سوچ رہا تھا کچھ بڑی اشارة کر کے  
یکھ۔ شاید وہا سے آگے بڑھانے میں کامیاب ہو جائے مگن  
جیسے ہی اس نے کچھ اگئے میں ڈالا پھریت میں گھوم کر رہا گئے  
اور کچھ اگے بڑھ سکی۔

مریاں دو کھڈی دیکھتی رہی، اس کی بڑی بڑی نیمی انکھوں  
میں شہنش کے سامنے ہے اور اسے تھ عمران نے پھر کوشش کی لیکن تیجہ  
پھر وہی مھر رہا تھا۔ اس نے انہی بندکیا اور کچھ اسی سامنے آیا  
مر سیانا قریب آگئی۔ رات کیا ہو گا؟  
”کاڑی یہیں چوڑنی پڑے گی لیکن...“ عمران نے چاروں

تھک تھک سے وجہ مل جوں کے لیے اکسیں۔ اب صرف  
کون تدھبا وید تھنریں۔ عکس ان کا یہ کٹ  
مکمل اور دلچسپی کا نام۔

\*\*\*\*\*

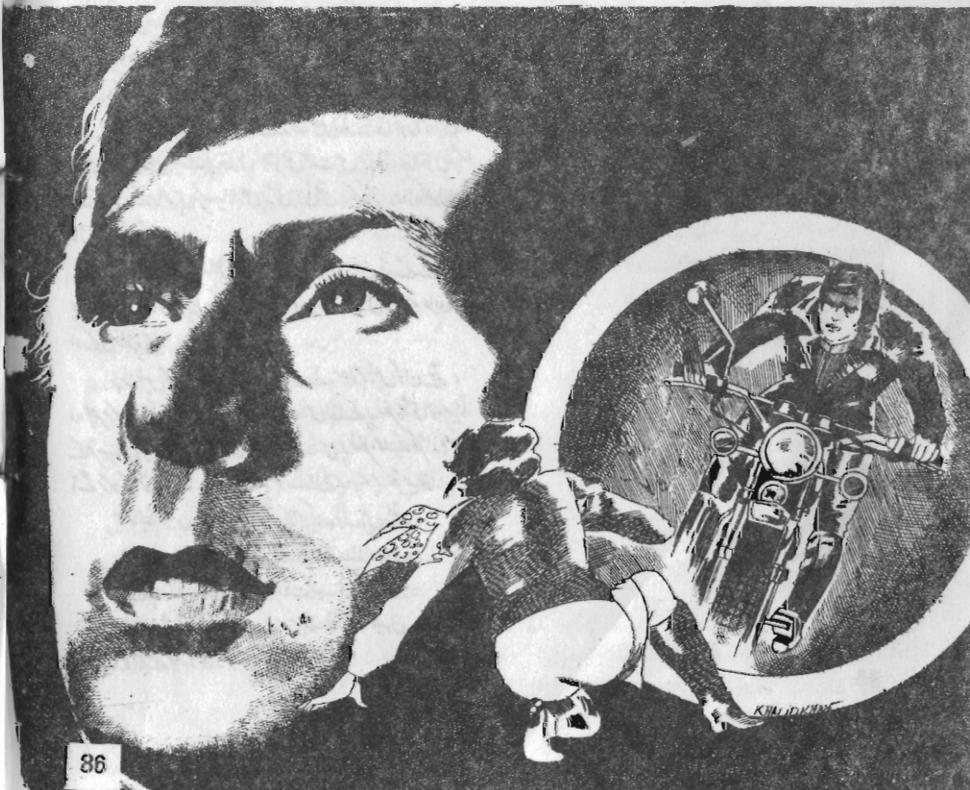
ساحل کی طرف بڑھ جانا اضطراری فل قما۔ اس لیے وہ  
پہنچاڑی کی طرف پڑا۔ آیا سوچ رہا تھا کچھ بڑی اشارة کر کے

یکھ۔ شاید وہا سے آگے بڑھانے میں کامیاب ہو جائے مگن  
جیسے ہی اس نے کچھ اگئے میں ڈالا پھریت میں گھوم کر رہا گئے  
اور کچھ اگے بڑھ سکی۔

مریاں دو کھڈی دیکھتی رہی، اس کی بڑی بڑی نیمی انکھوں  
میں شہنش کے سامنے ہے اور اسے تھ عمران نے پھر کوشش کی لیکن تیجہ  
پھر وہی مھر رہا تھا۔ اس نے انہی بندکیا اور کچھ اسی سامنے آیا  
مر سیانا قریب آگئی۔ رات کیا ہو گا؟  
”کاڑی یہیں چوڑنی پڑے گی لیکن...“ عمران نے چاروں

\*\*\*\*

امن حسنی





نہیں ہو سکتا ہے اسی وقت اٹھ فورس والے دیلو مردی کی نشریات  
ریکارڈر ہے ہوں...“

دوسری طرف سے بالطف متفق ہو دیا۔

بہرحال بسیج کم اس ایجو لینس کا قبضی کی تلاش جاری رہی  
لیکن انہیں کاشتہ نہیں مل سکا۔  
پھر اکس توکے ماتحت سائیونیشن کی طرف پڑ پڑے نہیں  
ان کی تھیں اچھی ہوئی تھیں۔

جو یوں فون پر ایکس اس (ہیکز زیر) کو پورٹ دی اسی  
کی عدم وجود کیسی اس نے سائیونیشن کے پیروں کو اپنے اس فون  
کے پھر کھو دیتے تھے جس پر جو یا کو پورٹ دیتی تھی۔

کوئی صراغ بینیں سکا جاتا تھا اور کچھی ہوئی اولادیں  
کہ سیچی کے لئے اسی کا سامنہ تھا جس کے پیروں کو اپنے  
نیوی کی ایک ٹم پہنچے ہی سے مرگم عمل ہے۔

وہاں پہنچے ہی سے سرگرم عمل ہے۔

”غافل ہیں ہے؟“  
”آئندہ کاست اٹھی پیٹ کے اپنارج کو ان چاروں کے  
جلدی تباہ ہے؟“

”اوکروہ عرق ہو چکیں تو پھر کی فائدہ؟“

”دھا اس ایجو لینس کاڑی کا لاعقب کر چکا ہے۔ اس کا خیال  
کہ کوئی بینیں ہو سکتی“ جو لیا ہے۔  
”تحساسی باتیں ہیڑی ہیڑی ہیں آئیں۔“

”آج بیکاری کے کچھتہ ملک چورڑی نے کے بعد وہ سطح  
زین سے قیباً ایک نٹ اوچی چانی رہی تھی۔“

”یہ کسی کا وہی حصہ ہو سکتا ہے؟“

”پچھی ہو“ عرق بینیں ہیں ... بورگن بینیں ... وہ رہا نسی ہو  
ار بیوی تھا اور دوست کوئی ایسی پاری بینیں تھیں کہ اس کی  
تم نے کیا ہے؟“

”یہ تحساسی کاڑی کے عرق ہوتے کے وقت کا تعین کر  
سکے گا۔“

دوسری طرف سے تیر پہنچے اپنے بالطف متفق ہو دیا۔  
وہ چند لمحے لیسوں کو ہاتھ میں لے گھوڑی سی چمک کر مول  
پید کر کا پسٹ کر کے کی طرف جل پڑی۔ عجیب ساطوفان یہی میں  
اٹھ کر حلق میں گھٹ پڑا تھا۔

کمرے میں واخل ہو کر دروازہ بند کیا اور رکھا تو ہمیں  
کی طرف بڑھی جلتیں گھٹ کر رکھا جانے والا طوفان  
اب تھیں اور سکریں کی شکل میں آئیں تھا۔

پھر اسے بینیں کی تھیں وہ تھیں وہ میں بزرگ رکھا کے روئی رہی  
تھی۔ دوسری طرف آئندہ تھی کاست کے ماہر بن ان چاروں کی

”ٹھیک ہے۔ عزان کی کاڑی کا ساری ٹلنے پر مجھے اٹھا دینا ہے۔“  
”بہت بہتر تھا۔“

”اور یہ نہیں“ کہ کر بیک نیروں نے سوچی آف کر دیا۔

”عزان کے ماتحت اسے رانیپس کے خلپت کی جیت سے  
جانستہ تھے اور وہ طاہر صاحب کہنا تھا۔ اندھا اس جھاٹ دوڑ  
یعنی ان کا شرخ نہیں ہو سکتا یہیں اسے بہرحال گوشیں تھیں کیونکہ وہ  
بھی اکس توکے ماتحت سائیونیشن کی طرف پڑ پڑے نہیں  
ان کی تھیں اچھی ہوئی تھیں۔

جو یوں فون پر ایکس اس (ہیکز زیر) کو پورٹ دی اسی  
کی عدم وجود کیسی اس نے سائیونیشن کے پیروں کو اپنے اس فون  
کے پھر کھو دیتے تھے جس پر جو پورٹ دیتی تھی۔

”بڑی عجیب بات ہے؟“ فون پر دوسری طرف سے ادا نہیں  
”بڑی عجیب بات ہے؟“ بینیں علاقے کی بات کر رہے ہیں وہاں  
نیوی کی ایک ٹم پہنچے ہی سے مرگم عمل ہے۔

”یکوں سرسلطان نہ پوچھا۔“

”یموئی کے الات نے کسی نامعلوم سب میرن کی نقش دوڑت  
ریکارڈ کی سے اور اپنے و حرکت کا علاقہ دی جس کام نے ابھی  
ذکر کیا ہے؟“

”اٹھوں ہاں کوئی ایجو لینس کاڑی عرق ہوئی مہری تو اس تگ  
وہ دو دروازے میں شویں کی پاری نے اس کا شرخ فور پایا ہوتا  
”یکنیں یکاں بات قابل ہو رہے“ سرسلطان نے کہا۔ ”ایجو لینس  
چادری تھوڑی پہاڑی کے درخت میں آئے کے قبل ہن ویں ویں  
”میں نہیں سمجھا“ دوسری طرف سے ادا رہی۔

”میں جس اسی نے کاڑی اسی سمندر میں عرق ہوتے دیکھا  
ے اس کے بیان کے مطابق اس وقت وہاں دوڑتے تھے۔  
ستانا خاواں دوڑتے کوئی ایسی پاری بینیں تھیں کہ اس کا رجسٹر  
تم نے کیا ہے؟“

”یہ تحساسی کاڑی کے عرق ہوتے کے وقت کا تعین کر  
سکے گا۔“

وہ تھی۔ اس وقت دس بج کر دس منٹ ہو رہے تھے۔  
”اوکروہ اسی طرف سے جیت زدہ سی اوازیں ہمیں۔“

”میکھیں یہی وقت نہیں واخل نہیں رکھا کیا ہے؟“  
”تو پھر وہ سرگم پر دوڑتے واخل جیونے کی حقیقت سب میرن، یہی  
رہی بڑھی یہ سرسلطان نے طنزی پر لے چکا۔

”بے دوقوفی کی تھیں میں کرو میں نے تو بینیں کہا؟“ دوسری  
طرف سے جھوٹ کی غمزیدگی تھی۔ اسے باہر ہونے کی ضرورت  
سرسلطان نے بینیں کر کیا۔ اپنے سے باہر ہونے کی ضرورت

کروہ کا نہ رکے کی جانب دوڑتے اچھا گیا۔ موڑ سائیکل ریٹ پر گرفتار  
کیا اسے زبردست طبلتی ہوئی۔ اگر موڑ سائیکل کی جگہ وہ سائیکل  
میشن سے کوئی کارڈ کیا ہوتا تو اس وقت اس میشن سے نہ پڑتا۔ اسے اس  
سائیکل میشن کی ساری کاڑیوں میں ٹرانسیور لگکر ہوئے تھے۔ وہ اسے آسان  
پسے ساچیوں سے بالطف قائم کر سکتا تھا۔

ایجو لینس کاڑی ہر چیز سے کوئی نہیں کر سکتے کاٹپاٹا  
ہمیں کتنی دیریکے اسی طرح کھوارا۔ پھر جب کوئی سرگم کی  
جنستہ تھے اور وہ طاہر صاحب کہنا تھا۔ اندھا اس جھاٹ دوڑ  
یعنی ان کا شرخ نہیں ہو سکتا یہیں اسے بہرحال گوشیں تھیں کیونکہ وہ  
بھی اکس توکے ماتحت سائیونیشن کی طرف پڑ پڑے نہیں  
ان کی تھیں اچھی ہوئی تھیں۔

”بڑی عجیب بات ہے؟“ فون پر دوسری طرف سے ادا نہیں  
”بڑی عجیب بات ہے؟“ بینیں علاقے کی بات کر رہے ہیں وہاں  
موڑ سائیکل کاڑی متفق وہ کھپڑتے تھا بلکہ اسی طرح جو گلہے کا  
جی ڈھنکا تھا اور کب جو یانا فٹروں اور لوگوں وہ عنی کی طلاق دی  
تھی۔ اس لوگوں پر جو یادیں اس کے اوکی ایکس توکے دریان بالطف کا  
ذریعہ تھی وہی تھی۔

بس پھر اسکس توکی پوکی شیم حکمت میں اسی پیٹ بیک زیر  
ٹک کر رانیپس سے نکل کر ہبہ ہوتا تھا۔

اس وقت ایک مخصوص و شوح کی گاڑی اس کے استعمال  
میں تھی۔ جس کے لامیں اسلامی نظما کے تحت وہ ایکس توکے  
ماخونوں سے بالطف کو کھاتا تھا۔ اس سے پہلے اس نے بینیں  
کی اوازیں جو لیما سے رالطف قائم کیا۔

”لیس سر ٹرانسیور کے ریسیرے جو یالی کے پکاپتی ہوئی  
آوان آئی۔“

”فعانی اس جگہی صید مشدیدی کو سلاسلہ یا نیچے ہجھاں وہ  
ایجو لینس کاڑی عرق ہوئی تھی۔“

”جیھے عالم نہیں ہے جن اب۔ میں تو محالن کی وہ کاڑی تلاش  
کر رہی ہوں جو اس نے روئی تھی۔“ ڈل کے پارٹنگ لاث پر کھڑی  
کی تھی۔

”اوہ تو کیا وہی چیز غالب ہے؟“

”جی، اس...“

”روئیک کا وہ گھرہ بھگالیا یا نیز جس میں رسیانا قائم تھی؟“  
”ویکھیں اسی پیٹ بیک جاری تھی۔“ موڑ سائیکل کے میں یہیں یہیں  
روشنی اس کے کھپڑتے پر پوکر رہی تھی۔ فعانی سیٹ پر بے پس  
وہ کھپڑتے۔

”لیا فعانی ان چاروں کو شناخت کر سکے؟“  
”جی، اس... اسے ان کی شکلیں بیاد ہیں۔“

تعاریف مکمل کرنے کی کوشش کر رہے تھے جوں کے جیلے نہان نے  
پہنچنے شروع ہوا۔ حال سائیونسشن اس وقت ایک ایسی بہت بڑی  
مشین موجود ہوئی تھی جوں کا ہر پندرہ فائی انجن ہرگز عمل تھا۔

★  
وہ ساحل سے قریباً ایک میل تک آگے پڑھ کر تھے لیکن  
کوئی تیار اور دکھانی بیا۔ ریتلیز میں کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا  
اویسراں سے چڑھاٹ شوٹ ہوئی تھی اور یہ صاف ماضی سے  
لکھن خلی دشمنوں کے جلد ہوئے گلکری وہاں آمدی کی  
موجوں کا علاں کر رہے تھے۔

وہ چڑھاٹ کی طرف گذاشتھا کر رہا گیا۔ جہاں سے  
وہ نیچے اڑھتا۔ علیک اسی ٹکڑی کوئی ٹھوڑا دکھانی دیا۔ علاں نے  
تیری نئی نیزی سے قدیم بڑھاتے تھے لیکن یہ دوڑ پلاتے کے بعد  
سخت مالیا ہوئی۔ کیونکہ بہاں سے وہ اسے اپنی طرح دیکھ سکتا۔  
وہ مرسیانا تمی جواب پاچھاڑا رہی تھی۔

"کیا مرطلب مرسیانا اسے گھوڑی ہوئی بولی۔  
پاک انہیں ہو گئے بلکہ جوکے ہیں؟" علماں کا تقریب گز بولا۔

"فھیں تو چھپے کی سکت کیں رہیں۔"  
"سمندر سے تلی ہوئی مخلصاں پر ٹونے کی کوش کرو رہا ہے۔"  
"تم جھچھوڑ کر جانش کے چکر میں ہوئے ہو جھنٹے ہیں۔"  
"تمستے تھا ہمیں کچھ کا کیونہ یاد رہا ہے میں جھچھ جھیں  
پائے جاتے۔"

پھر وہ انتخاب ہی کرتی رہ گئی تھی اور علماں جلا گیلیں مارتا  
ہوا اور پڑھتے گا تھا۔ نایل کے دشمنوں کے چھٹنے کے قرب مگ  
کر گزا رہا۔ مرسیانا بہل سے صاف دکھانی درسے رہی تھی۔ علماں  
ندوں پاچھلے بلاک اسے اپنی تلقیہ کا اشارہ کیا گیں وہ جہاں کوئی  
تھی دیکھ رکھی رہی۔

علماں پھر سری طرف گزیا ہے، بیان میں سینے نظر  
آدمی تھا لیکن روئی نہیں تھی زیادہ منیں تھی۔ پھر جو اسے گردھتے کے لئے  
امسے کم پیدا ہوئی تک لاش تھی لہذا وہ میں جانپ مڑا اور ساریں  
کے دشمنوں کا کارہے بی کارہے پڑھتا۔ اور پھر جلد ہی اسے  
اچی چکر تے بڑی صیبیت پھوٹنے لیں پڑی۔

"میں کمی ہوں کہانے کے لیے کچھ تلاش کرو۔"  
"اگر کسی اور صیبیت میں بھس کرتو؟" اس نے علماں کا گھوٹے  
ہوسے سوال کیا۔  
"اچی چکر تے بڑی صیبیت پھوٹنے لیں پڑی۔"

علماں پھر سری طرف گزیا ہے، بیان میں سینے نظر  
ایک پیدا ہوئی میں تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس پاک نیں  
کہاںی خود موجود ہے۔ لیکن علماں اسکی پیدا ہوئی پڑھنے کی جانب  
اُس راست پر اسے پڑھتا۔ اس کوئی تھوڑی تیاری نہیں دی دوسرا  
پیدا ہوئی دی۔ اسکی پیدا ہوئی کی سیدھے میں وہ ساحل کی طرف  
ملا۔ پیدا ہوئی تیاری اسی اڑتی جلی تھی اور ساحل پر یہاں سے اتنا  
دوسرا نہیں بتنا اس بگھٹے تھا۔ مرسیانا کے اعزاز سے ایسا ہی عذر ہوتا تھا جیسے  
خوناک رہا جل پت۔ تو۔

"پتا نہیں اپنے کہاں جا چھیں؟" وہ کچھ در بعد بولی۔  
جانبیوں پر برچڑی کا اس وقت دہل کوئی کشی جیسی موجود نہیں تھی

موریاں سے ٹھکرے تھے بالکل ایسا ہی صوم ہوتا تھا جیسے وہ بھی  
نایل کے دشمنوں کی طرف ہیں جیسے اسی آئندے ہوں۔

مرسیانا کے چھپے کا ساتھی گلزار سے پڑتائی تھی۔ بالکل  
گوریوں کی طرح کرے جا سکتے تھے۔ اسی عوران آئندہ سے بھلے۔

"جھا... مرسیانا اسے جھوٹ دیا۔" وہ اس طرف آ  
رہے ہیں۔

"اگئے دو۔ میں اپنی قرب سعد بھائیا پاٹھوں۔ اگر انہوں  
بھی ہوئے تو تھاری اچھی قیمت ادا کریں گے۔"  
"خدا کے نیچے جائیں جاؤ۔ وہاں گھیانی۔

لیکن علماں پاک کوئی اڑنے پوچھا۔ آخر وہ اس دھکار سے  
کھو دی۔ اسی جانب حاسکھری ہر قدر کے کم تھی۔

شاید وہ اس کے لئے پتا نہیں تھا۔ لارک اور دیاں جاب  
چالا اور پھر اس سے دیکھا کر وہ دونوں اس کی طرف توجہ دیش  
کی بجائے مرسیانا کے چھپوڑے جا رہے ہیں۔ علماں اگر ان کے  
چھپوڑے کا لامپا پڑھا تو جسیں کیا کہ وہ دونوں نزیادہ قیمت  
ہیں دوڑ رکھتے تھے۔ ویسے بھی وہ خاصے بھاری ہر کم تھے۔ علماں  
ذلیقی کی دیں اُن کے قرب پہنچا۔ مرسیانا ان سے بہت دور  
دوڑنے پڑا۔

علماں سے پچھے دا لئے تھا گلیوں میں اپنی تانگ انجام دیتی  
تھی کہ وہ دھرم سے اوندوں نہیں بچا جائے۔ اس نے اُس کا کام  
جست لکار دوڑے کو کسی جا یا جو اپنے ساتھی کے خرضے پر  
مرسیانا کے پیچے دوڑا جا رہا تھا علماں نے اُس کے ساتھی دی  
 حرکت کی اور وہ بھی کوئی بڑا سامنے نہیں کیا۔ وہ وکر علماں کی  
لیا۔ اُس کی اکھوں میں کارندی کا اٹھا پڑا جاتے تھے۔

"میں... میں... وہ بکار رہ گیا۔"  
"لیکن پاچھے ہو؟"  
"یہ خوب نہیں حادم ہوتا۔" وہ جھران ہوئی اوڑیں بولا۔  
"لیکن ام طلب؟"  
"خروج ہی سے سوچتا ہوں۔ کسی مرحلے پر کھلا کر اسکی مکمل  
جا شکر... مل... میں اب یہ خوب نہیں حادم ہوتا۔"

"وہ کچھ کچھ ہی مل تھی کہ اپنا علماں پرستی بیکس بولا۔  
"وہ بھجو... اُدھر...!"  
اوپر مرسیانا اپنے صدر میں تھی کہ اسے اپنے تھجھ پر کی سایں  
حالت خواری سے خالی پر دعیب الحافت اُسی کا تحصل میں وزنی  
مرسیانا گھیانی۔

"میرا خیال است کہ اب زیادہ عقل مند بنتی کی نزدیک رہتے ہیں۔"  
"ہاں میں بھی ایسی سوچ رہی ہوں۔ جھے۔ دن بیانش۔ ماں  
رہیں گے۔"

"یعنی اچھی تھیں ایسیدے ہے کم نیزی لینڈا اپس پہنچ جاؤ۔"  
"خدا جانتے۔"

"بس ہوشیاری سے چلتی رہو۔"  
"اُس کا مطلب ہے اکتم جی پر اُمید ہو۔"  
"مشینیں پر اُمید ہو تو انہیں جاتی۔ وہ باطلیہ میں یا چہ پاک  
پاک بھری رہیں گے۔"

"تھارے پاک ان الفاظ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔"  
"مشینیں بے اُوٹیں چلتیں۔"

"و تم واپسی پاکی حادم ہوئے ہو۔"  
"محلیہ اپنا زور پاہتے اور جو اپنا اور بات۔ میں سرف

اول درجے کا ہے وقوف ہیوں۔"  
"میں نے بزرگوں سے مٹھا ہے کہ خود کو سے قوف بکت دے اے  
سے صرف فراہم ہوتے ہیں۔"

"آن بزرگوں کے ساتھ ہوتے ہوں گے۔ اُن مل کے سبے وقوف  
غائب ہے وقوف ہوئے ہیں۔"

لہڈی کے دو توں طرف ایک بیڑا پڑھتے اور اپنی رہنمی کے  
سلسلے بھر جو ہے تھے۔ جن کو دیکھاں تاریں کے دشمنوں کے  
علاوہ اور لوگوں کی رخصت کوئی نہیں رکھتا۔ دیکھنے پر ملکیتی  
اجی چوڑی بھیں تھیں جی کہ وہ بڑے جل سکتے تھے۔ علماں کے  
ہیچ پر ٹھکر کے چکر میں ہوئے ہو جھنٹے ہیں۔

"تم جھچھوڑ کر جانش کے چکر میں ہوئے ہو جھنٹے ہیں۔"  
"تمستے تھا ہمیں پھر جھوٹے ہیں جی کہ بھی یاد رہا ہے میں جھچھ جھیں  
پائے جاتے۔"

"بیشتر پاٹے جاتے ہیں لیکن وہ تھامی طرح دلاؤ یہ  
بنیں ہوئے۔"

"دلاؤ بیچی گھٹ طڑپے بے وقوف کے لئے۔" علماں نے حیرت  
پوچھا۔

"میں کمی ہوں کہانے کے لیے کچھ تلاش کرو۔"  
"اگر کسی اور صیبیت میں بھس کرتو؟" اس نے علماں کا گھوٹے

ہوسے سوال کیا۔  
"اچی چکر تے بڑی صیبیت پھوٹنے لیں پڑی۔"

"جس ماحصل کا بھج ہوئیں تھا۔ اُس کے باہم  
میں کچھ نہ ہو۔"

"بہت بہتر آگے پڑھو۔" اس نے اسے پسند نہیں کیا۔

کسی کشی نے ساحل پر چھوڑا۔ اپنے اس تارکی تصدیق کرنے  
کے لئے وہ پہنچ پڑھنے آئے تھا۔ اس حقے سے اسے مرسیانا نہیں بھان  
دی تھی۔ سریت کا کوئی قلعے پار کئے جیز وہ ساحل پاٹھی کی اور پھر  
اُسے اس کا شوت ہیں میں کیا کہ اس حقے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بیڑ  
لکن خلی دشمنوں کے جلد ہوئے گلکری وہاں آمدی کی  
موجوں کا علاں کر رہے تھے۔

وہ چڑھاٹ کی طرف گذاشتھا کر رہا گیا۔ جہاں سے  
وہ نیچے اڑھتا۔ علیک اسی ٹکڑی کوئی ٹھوڑا دکھانی دیا۔ علاں نے  
تیری نئی نیزی سے قدیم بڑھاتے تھے لیکن یہ دوڑ پلاتے کے بعد  
سخت مالیا ہوئی۔ کیونکہ بہاں سے وہ اسے اپنی طرح دیکھ سکتا۔

وہ مرسیانا تمی جواب پاچھاڑا رہی تھی۔  
"کیا مرطلب مرسیانا اسے گھوڑی ہوئی بولی۔  
پاک انہیں ہو گئے بلکہ جوکے ہیں؟" علماں کا تقریب گز بولا۔

"فھیں تو چھپے کی سکت کیں رہیں۔"  
"و تو پھر تمہیں میں بھوٹ میں اور بھاری ہوں۔"  
"اگر گزہیں۔ تم جھچھ تھاہیں چھوڑ سکتے۔"  
"مشین کا نام چھپے جھوٹے ہیں جیسیں میں جھچھ جھیں جھیں۔"

پھر وہ انتخاب ہی کرتی رہ گئی تھی اور علماں جلا گیلیں مارتا  
ہوا اور پڑھتے گا تھا۔ نایل کے دشمنوں کے چھٹنے کے قرب مگ  
کر گزا رہا۔ مرسیانا بہل سے صاف دکھانی درسے رہی تھی۔ علماں  
ندوں پاچھلے بلاک اسے اپنی تلقیہ کا اشارہ کیا گیں وہ جہاں کوئی  
تھی دیکھ رکھی رہی۔

علماں پھر سری طرف گزیا ہے، بیان میں سینے نظر  
آدمی تھا لیکن روئی نہیں تھی زیادہ منیں تھی۔ پھر جو اسے گردھتے کے لئے  
امسے کم پیدا ہوئی تک لاش تھی لہذا وہ میں جانپ مڑا اور ساریں  
کے دشمنوں کا کارہے بی کارہے پڑھتا۔ اور پھر جلد ہی اسے  
اچی چکر تے بڑی صیبیت پھوٹنے لیں پڑی۔

علماں پھر سری طرف گزیا ہے، بیان میں سینے نظر  
ایک پیدا ہوئی میں تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس پاک نیں  
کہاںی خود موجود ہے۔ لیکن علماں اسکی پیدا ہوئی پڑھنے کی جانب  
اُس راست پر اسے پڑھتا۔ اس کوئی تھوڑی تیاری نہیں دی دوسرا  
پیدا ہوئی دی۔ اسکی پیدا ہوئی کی سیدھے میں وہ ساحل کی طرف  
ملا۔ پیدا ہوئی تیاری اسی اڑتی جلی تھی اور ساحل پر یہاں سے اتنا  
دوسرا نہیں بتنا اس بگھٹے تھا۔ مرسیانا کے اعزاز سے ایسا ہی عذر ہوتا تھا جیسے  
خوناک رہا جل پت۔ تو۔

"پتا نہیں اپنے کہاں جا چھیں؟" وہ کچھ در بعد بولی۔  
جانبیوں پر برچڑی کا اس وقت دہل کوئی کشی جیسی موجود نہیں تھی

جس کا مطلب کا بھج ہوئیں تھا۔ اُس کے باہم  
میں کچھ نہ ہو۔"

"تم جھچھ کر جانش کے چکر میں ہو۔" بیان میں سینے نظر  
ایک اسزی بھری بیگنی میں کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس پاک نیں  
کہاںی خود موجود ہے۔ لیکن علماں اسکی پیدا ہوئی پڑھنے کی جانب  
اُس راست پر اسے پڑھتا۔ اس کوئی تھوڑی تیاری نہیں دی دوسرا  
پیدا ہوئی دی۔ اسکی پیدا ہوئی کی سیدھے میں وہ ساحل کی طرف  
ملا۔ پیدا ہوئی تیاری اسی اڑتی جلی تھی اور ساحل پر یہاں سے اتنا  
دوسرا نہیں بتنا اس بگھٹے تھا۔ مرسیانا کے اعزاز سے وہ کارہے  
شیں کا۔ پہنچنا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا یہ اسے استھان کیا  
جانبیوں پر برچڑی کا اس وقت دہل کوئی کشی جیسی موجود نہیں تھی

جس کا مطلب کا بھج ہوئیں تھا۔ اُس کے باہم  
میں کچھ نہ ہو۔"

"بہت بہتر آگے پڑھو۔" اس نے اسے اسے پسند نہیں کیا۔  
وہ کچھ کچھ ہی مل تھی کہ اپنا علماں پرستی بیکس بولا۔  
"وہ بھجو... اُدھر...!"

اوپر مرسیانا اپنے صدر میں تھی کہ اسے اپنے تھجھ پر کی سایں  
حالت خواری سے خالی پر دعیب الحافت اُسی کا تحصل میں وزنی  
مرسیانا گھیانی۔

92

"اپنے عقب سے ایسی آوازیں آئے لگیں جیسے کچھ لوگ دھاڑیں ماردا رکر رہے ہوں۔  
دلوں چوتاک کے اعلانی میں متوجہ ہو گئے۔ ایسا زیں اور ہر ہی سے اسی تھیں جھاہیں نہیں ہوں!"  
"وہ بھی خاص ہے، علماں نے سر الارک کیا؟" وہ اس دیرے  
میں بھی میرا رائے بیوں چاڑھی ہوئیں "تم کسی کیوں نہیں؟"  
"بھائیا،  
"لیکن مجھے کہتے ہیں:  
"بھی تو ہی دلوں سکون ہوتے ہیں۔ پلودیں،  
"دماغ تو ہیں پل گیا۔ اب میں ادھر واپس جاؤں گی،  
"وہ زیادہ تر نہیں روک سکتے۔ بالکل گوریوں کی طرح تالیں  
خیہ کر کے چلتے ہیں،"  
"وہ دوہی تو نہ ہوں گے؟  
"تو چھت پہاڑا جاؤ گی،  
"اس کا مطلب یہ ہے کہ اکٹھا نہیں ملتا تو خود  
لکھ کر لوں۔

"بھی کشمیری دشمن ہوں گے مجھے جھوکا مار دینا چاہتی ہو،  
اور تم خود کھلا لے جاتے..."  
"بھوک اسی ایسی پر پہنچ گئی ہے کہ اکٹھا نہیں ملتا تو خود  
مجھے ہی کھا جائے؟"

"یہاں شاید انہی لوگوں کی بادی ہے،  
اور وہ بیڑا درگیریت ہی پتے ہیں،  
کی مطلب ہے...؟  
"اچھو... ادھر آؤ... اور یہ دیکھو،  
عمران نے اسے سیر کے غالی میں بے ادرگیریوں کے قبضے  
کھاتے ہوئے کہا، "یہ بھرپور سرخ ہے، ہم نہیں پتے تھے،  
الٹھپر اس پر کھوکھا گیا۔ مجھے سیاسی کاروائی میں پختہ کو گایا تھا۔

گذشتہ کاروائیوں کے سلسلے میں ایک ایسا ایک ایسا کاروائی کا کام کیا۔ حسر  
وست پا کردا اور تمہارے کافی پیالا پر بارزوں میں بخت کرنے والے  
میں بکھل گئی اور بے ہوش ہونے سے قبل مجھے اس اہم گلگی کا یہی  
ساختوں میں جا گئے کسی اور سنبھالنے سے سرفہرست تھا۔  
"تھیں تراوی و قوت ہوشیار ہو جانا پا پہنچتے تھا جب ایک  
سیاہ فام آدمی تھا سے کہے میں داخل پڑھا تھا اعلان نے کہا۔  
اوہ یہاں اس نے مجھے سے پہاڑا کر دے گئی ہم یہی لوگوں سے  
متفق ہے۔ ابھی چھوڑ دیکھ کر مجھے شک و شبھیں میں بدلنا ہیں اس پا پہنچتے تھے،  
"جیز قریح کیا گواہ؟"

"خدا کے لئے پچھلے جلو۔ میں یہیں ایک خاص بات بتا دیں گی  
دنم نے اکٹھیں اپنے کچھ سماں کی کوشش ہی نہیں کی،  
یہیں عوام کے ہمیں تھیں کو تم سے تصریح کا نیگٹیو حصہ کر لوں  
گی اور اپنے طور پر کسی بھی تھی۔  
"تم ڈوڑ کر کہاں سے آئی تھی؟  
"تمھارے ہی شہر سے...،  
"اچھا تو چھوڑو،  
وہ تو خوب ہے،  
انہاں میں یہیں چھپا گیں۔

"چھوک کے ماسے۔ ارادہ نکل رہا ہے،  
"میری بھوک رہ گئی ہے۔ پچھلے میری بات سی لو،  
"چل...، علماں رہ کی اکاریں بولتا اور اس کے اتحادوں  
گھستے لگا۔ اس طرح وہ سائل ہاں آگئے کاروائیاں ایک جگہ جمع ہیں،  
علماں کو اسے مستشرق نظریوں سے رکھتا ہے۔  
پس خیس یہیں کی باشندہ، نہیں ہوں۔ وہ کچھ دیر چھے اُن

سے نظر مانے اپنے بیٹے،  
"بہات ستم جھے اور پہنچا ساتی تھیں، جھل جھے اس سے کیا  
سر کار کر تم دوڑ کی بیٹی کی سیاہی ہو گئی،  
تم اس کی پرواضت کرو،"

ریگ بانی تھی۔ ان پر بسا پڑنے سے جو اس سطل ہو جاتے ہیں۔  
پھر اس نے اُسے بحالت بے ہوشی اُش کا کان ٹھپ پر ڈالا اور اُسی  
وalon کے پچھے پھٹکنے والے ٹھانی پر پڑنے لگا۔ وہ ابی پور شیش نیچیں  
تھے کہ تو کار اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے پیروں کی جانب  
شیش کر کی قدر ٹھٹھے ٹھر رہے۔ ابھر عمان کے اندر سے ایسا ٹھٹھے  
ہوتا تھا جیسے وہ بھی اپنی کاس تھی ہو۔

اوپر پہنچ کر وalon اُس کی جانب ٹھر رہے اور ستر ہرست سے  
ایک چھوٹی چلان سر اٹھا۔ مغلوں کی طرح اس کی ٹھیکانے پر  
یہیں وہ اُس کے کچھے اپنے اُسی پہنچنے کی وجہ سے ہیں پر سے عمان  
کچھہ در قلب گزرا مدد و مدد کے بعد وہی دونوں گزر برداشتی  
پھر دھکانی رہی۔ ہم سیا خامول نئی اُنہیں دیکھا۔ یہیں پر جو  
پچھے کلیں یہیں جاتے تو جھانی پہاڑنے والوں کی نظریں یہیں  
پر جو پڑھتیں۔ عمان نے انہیں سے اُپنے دیکھ جانے کا  
بارو رو دلوں اس کی طرف بڑھنے کے جہاں کھڑے تھے وہیں  
کھڑے رہے۔

دونوں سیا خاموшی سے چل رہے تھے اور عمان نے  
اُسی کاکھیں اپنی طرف متوجہ کرنے کو شش نیچی تھوڑی  
دی بعد عمان شرخ رہا گی۔ یہ ایک بیبی سی پیالہ خواہی تھی۔  
اوپر پھر دخنوں میں صرف تاریں کے درخت پاراں طرف پھرے  
تھے۔ پھر اجنبی کا شو قدم گیا۔ گویا بتوٹ لگلندرا ہو چکی تھی۔  
ہمیں تھی وہ نیبی۔ وہ نیبی میں اترتے رہے۔ چھڑا لکھنے سے  
محوش کی کہ سیا ماہوں میں آ رہی ہے۔

"ارے ارے۔ میکیا۔ اس نے اُسے پر بڑا تے سنا لینکن تو  
خاموшی سے چڑھا۔"

"ارے ارے۔ آتا رہے۔ وہ ملے گی۔"

"دونوں گز کے بیل گز کے اور نیچے لاٹکتے چل جائیں گے۔"

عمان نہ کہا۔

"یہ بھی ہلکا نہ رہا۔"

"اس کے شر کوں سے گا۔ تو کے اوپرے۔ پتاہیں کس

طرح سنجال رکھا ہے جیسیں۔"

"ت... تھے۔ میراثانو بیا تھا۔"

"بے ہوش کرنے کے لئے تھا ری نقش و حمل میں دُشواری

پش رہا۔"

"تو تم جھیک کیں لے جائے ہو۔"

"اُم خروں کے دریاں۔"

"دفاترہ بھی ہر جنچنے لگی۔ چھوڑو جھے، چھوڑو جھے۔"

عمان مغلوں کو دیکھنے سے چار ہاتھا لیکن موڑ بودت ابھی  
نہیں دھانی دی تھی۔ البتہ ساحل کے پُر سکون ہوئے تھے اور  
وalon کے پچھے اُس کی افواج نیچی دھانی تھے۔ وہ پھر دھانی  
تھے کہ تو کار اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے پیروں کی جانب  
شیش کر کی قدر ٹھٹھے ٹھر رہے۔ ابھر عمان کے اندر سے ایسا ٹھٹھے  
ہوتا تھا جیسے وہ بھی اپنی کاس تھی ہو۔

یہاں کی غار کا چھٹا سارا بارہ نظر آیا تھا۔ دوسرا طرف  
ایک چھوٹی چلان سر اٹھا۔ مغلوں کی طرح اس کی ٹھیکانے پر  
یہیں وہ اُس کے کچھے اپنے اُسی پہنچنے کی وجہ سے ہیں پر سے عمان  
کچھہ در قلب گزرا مدد و مدد کے بعد وہی دونوں گزر برداشتی  
پھر دھکانی رہی۔ ہم سیا خامول نئی اُنہیں دیکھا۔ یہیں پر جو  
لے کر سیسے کلیں یہیں جاتے تو جھانی پہاڑنے والوں کی نظریں یہیں  
پر جو پڑھتیں۔

"چلا، اور ہیٹ جاؤ۔ بیرون نہیں کا بات کو پکڑنے کی وجہ سے تھے۔  
گل۔ کیا میسیت ہے، اگر اپنے وہ دلوں آگئے  
وہ غنائم۔"

"یہ سب دیکھنا ہر کا ہے۔ تم غفرنگو۔"  
"اب موڑ بودت کے بین کا شور دیا۔ طور پر ساری دے رہا  
تھا لیکن وہ ایسی بیرون میں صرف تاریں کے درخت پاراں طرف پھرے  
تھے۔ پھر اجنبی کا شو قدم گیا۔ گویا بتوٹ لگلندرا ہو چکی تھی۔  
اسی طرف چپچپ پاپلی رہو۔ عمان پہتہ سب لوگوں  
میں اٹھانا۔"

"وہ بھی اُس کے قرب ہی نہیں ہے اور دھانی تھا جانے کا۔"

"اوپر کا بھی دھیان رہتا ہے۔ وہ خوفزدہ اُسے ملیں ہو۔"

"میں ہو شیار ہوں۔"

"چھوڑو دس اڑھے چڑھے رہے تھے اور کچھہ دیلہ مخوب نے  
چھٹھاں پر قمودیں کی آہنے لئی۔ عمان کے اندازے کے مطابق وہ  
دوازدہ کیروں کی چاپ کی اور یہ جب وہ کو قریب لے رہی پہنچ  
لئے تو اس نے اُپنی ہمی دیکھ لیا۔ مخوب نے پس پکھا کر جوں ہر فتن  
شیلے لارکھتے۔ دنکن کا احسان ان کی چال سے ہو رہا تھا۔  
سیا خامن تھے لیکن وہ کلی گز باراں کی طرح ماقبل اسی تاریخ کے  
کوئی بھی معلوم ہوتے تھے۔ یہ کار ان کے گھون پر جدید ترین میوشا  
نہ سب تن تھے۔

وقت اگر ان کوئی سوچی۔ با تحریر کا مر سیا خامن دل دیجی  
نہیں۔ وہ سکاری سے کارپی میں کچھے کے لئے ہوں گے کچھے  
لئے کچھوں کی بھیں۔ وہ میں دوسرے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

یہاں اس چیل دیوان میں دوسرے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

وہ طوغاو کریا اس کے ساتھ ٹھٹھتے تھی۔

"تم تو بھی اٹھا ہو۔"  
"خدا جا گئے ہیں کیا جوں اور کیا نہیں پوچھوں؟"  
"خیر۔ تو اب تاریخ جاؤ۔ ہم پھر اپنے ہیں۔"  
"چھوڑی۔ میں بھتی ہوں آہم سمجھنے ہوں ہمیں پتاہیں  
یہ لگ کون ہے؟"

"تیری لوگ ہیں لائے ہیں اور کسی خاص مقصد کے تحت  
لاٹے ہیں۔ لہذا ہمیں خود ہی دیکھنا ہے کہ مقصد کیا ہے۔ تاکہ ہم  
بھی یہیں جو ہیں سمارے جائیں۔"  
"کیا تم سچے ہو کہ ان خفرنک و حشیوں کی تعداد صرف  
دو ہی ہوں؟"

"یہاں بیٹھے ہیں تھے جو ہمیں ہو گئے تھے۔  
ہم صرف اس نے تھے تھے کہ وہ تیرپس روکے۔  
در اصل مجھے ان پر توں آ رہا ہے۔ اپنے ناہی کی پس بھی طرف  
رو رہے تھے بے چارے۔"

"ہو سکتا ہے۔ اگر یہی طرح وہ بھی جو کے ہوں۔" مرسیانابل

کر لیں۔

"بہت تاریخ ہو۔ یہی گروہوں کے افراد غصہ آزاد کارہوتے

"اور اسی طبقہ میں جوں جوں جاؤں گی۔ جھوکی مر جاؤں گی لیکن آدم غوروں

کا ناٹھیں جاؤں گی۔"

"ہم کہتا ہے وہ بھری خور ہوں اور ایسی محض کیجیں کیا لاش ہو۔"

"اُنہاں یقین کے ساتھ نہیں کہا۔ کیجیے تھا۔ ہی روہ

سے تھن ہیں اسی خراب تم چھے وان بوف کے بارے میں بناؤ۔"

"اُر اسیں بھائیں جاؤں ہو گیا تو۔"

"وہ ساجد ہیں میں کتف افراد شاہل میں کاہر ہیں۔"

"اُر مرض ہے۔"

"اُن۔ اُس نے جھے کی تھا۔"

"وہ خود کا سکن کی کام کر رہے ہیں۔"

"یہ بھی شاید ہمیں سے کوئی نہیں جانتا۔"

"تھا۔ اُر گروہ میں کتف افراد شاہل میں ہے۔"

"غایباں ہیں یا ہیں۔"

"سوال یہ ہے کہ تم نے بھائی کہاں سُنائی ہی کیوں؟

"یہی ہے تھوڑے ہو گی۔ صعی میڈن میں تھا۔ کہہ دیاں

صال کر پاچا جاتی ہوں۔ لصوہ بھی نہیں۔ رکش تھی کہ نور ہے ایسے

حالات سے رہنا پڑے گا۔"

"تم نے اب تک سکھے سکاری ہمروں سے رابطہ قائم کیا ہے۔"

"یہاں اس چیل دیوان میں دوسرے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔"

"کسی سے بھی۔ والان بوف خود ہی کسی کو سکے کیچھے گا

دیتا ہے۔"

"تم تو بھی اٹھا ہو۔"  
"خدا جا گئے ہیں کیا جوں اور کیا نہیں پوچھوں؟"  
"خیر۔ تو اب تاریخ جاؤ۔ ہم پھر اپنے ہیں۔"  
"چھوڑی۔ میں بھتی ہوں آہم سمجھنے ہوں ہمیں پتاہیں  
یہ لگ کون ہے؟"

"تیری لوگ ہیں لائے ہیں اور کسی خاص مقصد کے تحت  
لاٹے ہیں۔ لہذا ہمیں خود ہی دیکھنا ہے کہ مقصد کیا ہے۔ تاکہ ہم  
بھی یہیں جو ہیں سمارے جائیں۔"  
"کیا تم سچے ہو کہ ان خفرنک و حشیوں کی تعداد صرف  
دو ہی ہوں؟"

"یہاں بیٹھے ہیں تھے جو ہمیں ہو گئے تھے۔  
ہم صرف اس نے تھے تھے کہ وہ تیرپس روکے۔  
در اصل مجھے ان پر توں آ رہا ہے۔ اپنے ناہی کی پس بھی طرف  
رو رہے تھے بے چارے۔"

"اس نے جھے کی تھا۔"

"کوئی موڑ بودت معلوم ہوتی ہے۔ وہ اہستہ سے بدلتا۔

"وہ بھی شاید ہمیں سے کوئی نہیں جانتا۔"

"تھا۔ اُر گروہ میں کتف افراد شاہل میں ہے۔"

"غایباں ہیں یا ہیں۔"

"سوال یہ ہے کہ تم نے بھائی کہاں سُنائی ہی کیوں؟

"یہی ہے تھوڑے ہو گی۔ صعی میڈن میں تھا۔ کہہ دیاں

صال کر پاچا جاتی ہوں۔ اگر خود ان یوں کوئی بھی چھپ بھی کیں کے

کر آدم خود میں کے عوالے کر دیا۔ اور تو ہم اسیں پس بھی دیکھ لے جائیں گے۔"

"یہی اُر پسیں جاؤں گی۔"

"دیکھو جھوٹا ہو۔ اگر خود ان یوں کوئی بھی چھپ بھی کیے

یہاں اس چیل دیوان میں دوسرے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔"

"کسی سے بھی۔ والان بوف خود ہی کسی کو سکے کیچھے گا

دیتا ہے۔"

ساتھے ہی بچل جی سری تھی۔ اسے پڑھنے والے دونوں سیاہاں  
وڑک گئے۔ بچل کسی سارے نگولے کا نہ نظر ہو۔ قم جا کتھے تھے عمان  
بھی وڑک گیا اور سیاہاں کو کانہ سے بھی پرستھا لے رکھنے کی کوشش کیا۔  
”بچہ کیا ہے صحت...“ ان میں سے ایک نے عمان سے حوالہ کیا۔  
”وہ تھمارے شلوٹوں کی پری ہے۔“ عمان نے بھی حوالہ دی۔  
”یہ کھانے پہنچنے کی خوبی ہے۔“  
”یہ جیسی سیر کے کھانے پہنچنے ہے۔“ عمان بھالے ہوا۔  
”تم اسے نبڑتی ہمیں سے اٹھا لائے ہو۔“ وہ سرے یادا فام  
نے پوچھا۔

”سیدھی طرح کون آتی ہے۔“ عمان نے لاپرواں کے کہا۔  
”تمہرے قلقلی کی ہے۔“ بچل کسی عورت کا وجد برداشت  
نہیں رکھتے۔

”کیا تمگ کہاں سے ٹھیک ہوئے ہوئے؟“  
”کیا مطلب...؟“  
”مطلب حاف ہے۔“

”نہیں ہم مطلب ضور پوچھیں گے۔“ ایک نے کہا اور اپنے  
شانے کا بابو اٹا کر پچھے کھو دیا۔ وہ سرے نے بھی اس کی تکمیل کی۔  
”یکیں میاں جوہنیں اٹا رکھتا۔“ عمان نے بھیجی گئی۔

”خداوند اس سنبھال میں پڑھی ہوں۔“ وہ منتابی۔  
دو لوں سیاہ فام اپنے چھیلے کا نہ سمجھے پر ڈال کر اسے  
بڑھ گئے تھے۔

”نہیں ان کے پچھے مت چلو۔“ سریاہا نے پھر باقی پرمارے۔  
”اچھا تو چھار تر میرے کانہ سے سے۔“ عمان نے جھیلیے  
میں کہا۔

”یہ جیسی ناکن ہے کیونکہ میں ڈی تھلی حسوس کر رہی ہوں۔“  
”اڑے تو یا تو یا تو میں تھا را گھوڑوں کو۔“  
”تم جانو۔ میں نے تو ہمیں کہا تھا۔“  
”سُنْوَ اگر تم خوری کی دو روتوں سے خیصہ ہیں یتیز۔“

”اک... کیا مطلب...؟“  
”وہ نہیں اوزارے کے کروکو اور ساٹوں میں لگاؤ۔“  
”اسی طرح اوزارکاں...“  
”وہ نہیں بھرو۔ میں تھا نے میتا ہوں۔“ تھمچا پوچھا۔

”عمران ان دونوں کو گھوڑتا ہوا الہلا۔“ سُنن یا تم نے  
”م خود پوچھیں گے۔“ ایک نے اگے گیڑھ کر کہا۔  
”یکن اپنے کھوڑتے دار جو گے۔“

”کیا مطلب؟“ وہ رُک گیا۔  
”مُنْزِلِتی ہتی ہے۔“

”تم بیوں غفتہ ہو۔“  
”آج بھک کسی سارے نگولے کا نہ نظر ہو۔“  
”میں جیسی بھجا۔“  
”ایو۔ میں سمجھا تھا تیر کو رکھا اٹھا لائے ہو۔“  
”اور بچہ جس کیا پڑی ہے کہ کسی کے معاملات میں دل انہی  
کرتے ہیں۔“ وہ مرا لہلہ ”چلو اٹھا دن ایسا تھیں۔“

”ذرا لہلہ۔“ عمان یا تو اس اشارہ پر گھوڑا دوڑھتے ہو۔  
یہنے تم کا تھا نام ان تھیں میں کھانتے پہنچ کی خوبیں ہیں۔  
”تم نے بھی تو چھار تھا تو تم کھارے کھانے کی بھر تھار کانہ سے  
پرلہ ہوئے ہے۔“

”ریکن انفاق سے اس پتھر کو بھی جوکی لگتی ہے۔“  
”پچھے جیں بھیں افسوس کے ہم تھیں اس میں سے کہ نہیں  
دے سکیں گے۔“ ویسے تم اگرچہ ہونڈ بارے ساتھ چل سکتے ہو۔ جس  
کی بھی جسیں بھیں اسی سے ہٹا کیا۔“

”چلو بیوں تیار ہوں۔“ عمان طویل سانس لے کر ہوا۔  
”نہیں۔“ میں ان کے ساتھ ہمیں جا ہوں گی۔“ سریاہا کہا۔  
”لُوچِمِ خُردا لگاں کھائے اور تم صدر کرنا۔“

”خداوند اس سنبھال میں پڑھی ہوں۔“ وہ منتابی۔  
دو لوں سیاہ فام اپنے چھیلے کا نہ سمجھے پر ڈال کر اسے  
بڑھ گئے تھے۔

”نہیں ان کے پچھے مت چلو۔“ سریاہا نے پھر باقی پرمارے۔  
”اچھا تو چھار تر میرے کانہ سے سے۔“ عمان نے جھیلیے  
میں کہا۔

”یہ جیسی ناکن ہے کیونکہ میں ڈی تھلی حسوس کر رہی ہوں۔“  
”اڑے تو یا تو یا تو میں تھا را گھوڑوں کو۔“  
”تم جانو۔ میں نے تو ہمیں کہا تھا۔“  
”سُنْوَ اگر تم خوری کی دو روتوں سے خیصہ ہیں یتیز۔“

”اک... کیا مطلب...؟“  
”وہ نہیں اوزارے کے کروکو اور ساٹوں میں لگاؤ۔“  
”اسی طرح اوزارکاں...“  
”وہ نہیں بھرو۔ میں تھا نے میتا ہوں۔“ تھمچا پوچھا۔

”عمران ان دونوں کو گھوڑتا ہوا الہلا۔“ سُنن یا تم نے  
”م خود پوچھیں گے۔“ ایک نے اگے گیڑھ کر کہا۔  
”یکن اپنے کھوڑتے دار جو گے۔“

”کیا مطلب؟“ وہ رُک گیا۔  
”مُنْزِلِتی ہتی ہے۔“

”تم اس کی فکر کرو۔“ میں تھارے پیچھے ہوں گا۔“ عمان نے  
کہتے ہوئے اسے کانہ سے اٹھا دی۔ اور وہ ”بجاو پچاڑ“ جلقا  
ہوئی دوں کاں کے پیچھے دیکھیں۔ میں اس کی فکر کیوں نہ رکھیں  
دینے لگتے دیے وہ اپد دوڑیں رہے تھے۔ میں رفتاخ ہجھت  
وہ پارا خواری کی تھے قریب ہوتے رہے اور بھیں۔  
کے درمیان بھیں جھوپڑے ہیں اور کھانی دے رہے تھے۔  
”کہیں بیچہ پارے لئے قید خانہ میں نشات بہو۔“ مرس  
تصویری دی ریچ بولی۔

”کچھ بھی ہو۔ اب تو چھسیں ہیں گے میں۔“ عمان نے طویل رہا  
لے کر کبا اور اپنی رخساری کو دترکر دی۔ میں نیا ساتھ سے کہہ  
نے سعی قم بھجا شکھتے۔ وہ اپنے اور اس کے درمیان نیا ہا  
نہیں رکھنا ہی تھی۔

”اویس پتھر کو عمان رک گیا۔“ ان دونوں سیاہ فام  
کاہمیں پتھر نہیں۔  
”وہ کہل غائب ہو گئے۔“ مرسیاہا نے پاروں طرف دے  
ہوئے خوف زدہ لہجے میں لپوچا۔

”اویس ہاں...“ بخیر دیکھا جاتا ہے کہا۔ خوف ہجھڑا کھڑی  
”دیکھو جسی ہڑیں۔“ دیوان حملہ ہوتا ہے۔  
”بس تو اسی سے ابتدہ کرنے ہیں۔“ عمان بولا۔

”کیا کرو گے...“  
”جھس پلیں...“

”اگر ان بھوپنیوں میں دیسی آدم خور ہے تو تو؟“  
”اگر خوراک نے اپنی بھوپنیوں نہیں نہ لکھتا۔“ خدا  
خوب صورتی سے ناریلی کے تھوں کو جوڑ کر دیلوں ہی بنایا ہی۔

”میراں بھیں چاہتا کہ اس بھوپنیوں میں قدم رکھوں۔“  
”تھیں اسی وقت وہی دونوں کا لے اس کے قبیل پیش اور فتحی ہوئی۔

”عمران بالکریک گیا اور وہ اس کے قبیل پیش اور فتحی ہوئی۔  
”تم درد نہ رہو۔“

”ھوتیں اسی جھکاہی کیجھی میں تھیں۔“ اگر میں تھیں اپنے  
کانہ سے اٹاروں تو تم بھی دنہ کو ہوئی۔“

”لیں سنتے تھے کہا جائی جھے اپنے کانہ سے کھپڑا رکھو۔“  
”چلو میں نے معااف کیا۔ اب شرافت سے پیدل بلی رہو۔“  
”کب اور کہاں کہا؟“

”ظاہر ہے کہ میرے اس اس کوئی جواب نہیں۔“  
”یہ کا لے اسی بولائی ہی بکھریں ہیں آئے۔“ مرسیاہا نے  
کہا اور عمان کچھ کے بغیر پھر مٹنے لگا۔ دونوں کا لے آدمی نظروں سے

اُجھل بڑھ کر تھے۔

پکھنے ہی سیدھی نہیں تھی۔ بلکہ نشیب میں کسی قدر پڑھتے  
تھی تھی۔ دونوں سیاہ فام بھی کوئی ہمچوڑا کھانے اور کھجھوڑے  
دینے لگتے دیے وہ اپد دوڑیں رہے تھے۔ میں رفتاخ ہجھت  
وہ پارا خواری کی تھے قریب ہوتے رہے اور بھیں۔

”کہیں بیچہ پارے لئے قید خانہ میں نشات بہو۔“ مرس

کاہمیں پتھر نہیں۔  
”وہ کہل غائب ہو گئے۔“ مرسیاہا نے پاروں طرف دے  
ہوئے خوف زدہ لہجے میں لپوچا۔

”اویس ہاں...“ بخیر دیکھا جاتا ہے کہا۔ خوف ہجھڑا کھڑی  
”دیکھو جسی ہڑیں۔“ دیوان حملہ ہوتا ہے۔  
”بس تو اسی سے ابتدہ کرنے ہیں۔“ عمان بولا۔

”کیا کرو گے...“  
”جھس پلیں...“

”اگر ان بھوپنیوں میں دیسی آدم خور ہے تو تو؟“  
”اگر خوراک نے اپنی بھوپنیوں نہیں نہ لکھتا۔“ خدا  
خوب صورتی سے ناریلی کے تھوں کو جوڑ کر دیلوں ہی بنایا ہی۔

”میراں بھیں چاہتا کہ اس بھوپنیوں میں قدم رکھوں۔“  
”تھیں اسی وقت وہی دونوں کا لے اس کے قبیل پیش اور فتحی ہوئی۔

”ھوتیں اسی جھکاہی کیجھی میں تھیں۔“ اگر میں تھیں اپنے  
کانہ سے اٹاروں تو تم بھی دنہ کو ہوئی۔“

”لیں سنتے تھے کہا جائی جھے اپنے کانہ سے کھپڑا رکھو۔“  
”چلو میں نے معااف کیا۔ اب شرافت سے پیدل بلی رہو۔“  
”کب اور کہاں کہا؟“

”ظاہر ہے کہ میرے اس اس کوئی جواب نہیں۔“  
”یہ کا لے اسی بولائی ہی بکھریں ہیں آئے۔“ مرسیاہا نے  
کہا اور عمان کچھ کے بغیر پھر مٹنے لگا۔ دونوں کا لے آدمی نظروں سے

اُجھل بڑھ کر تھے۔

”بھوپنیوں جاتے ہیں۔“  
”کس کے نئے ہے؟“  
”بھوپنیوں جاتے ہیں۔“ مسلمان بھیں بھوپنیوں جاتے ہیں۔

کرتے تھے، اب جوں درجتی ادھر ہی کا رخ کرتے ہیں بہرات اللہ  
اب بہرات مجھ ہو گئے ہیں اور اسی نام سے جعلی شناختی کا رُد  
بھی بہولیا ہے۔  
شراب المیہی لعنت ہے۔ جوزف مُحنڈی سانس  
لے کر بولا۔

ہائی، تم بھی لعنت ہی کہہ رہے ہوئے۔  
اس کے باوجود بھی اس سے بچنا ہیں چھڑا سکتا۔ جوزف  
نے کہا اور آٹے سے زیادہ گلاس ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔  
کیا قصہ ہے، بہت زیادہ شرب ہو رہے ہو؟  
قصہ ہیں، تو مجھ تھی سے۔ میں ایک اپنے آدمی کا سلام  
ہوئی جاگر جائے تو زواد شراب سے غسل کر سکتا ہے میں وہ  
اس کو پاک نکالنا بھی بھی۔ اسے علم تھا کہ ہمارا سے صحیح معلومات  
چھوڑوں گا دُرپُک جہتے ہیں، اسی خالی سے بات ہیں۔  
لگاتے کہ میں وہ شراب سے بارہ سی نہ جایں۔  
وہ بھی مجھ سے بچے ہوتے ہیں۔ جوزف نے کہا اور گلاس  
خالی کر دیا۔  
اور بناؤں پر عورت نے پوچھا۔

نہیں، اس وقت جلدی میں ہوں اور مجھے ایک آدمی  
کی تلاش ہے۔  
نام بناو، شاید میں تھاری مدد کروں۔  
نام ہی تو نہیں معلوم، دراصل وہ میرے یاں کے ساتھ  
فرزاد کے دُرپُک ہو گیا ہے۔ میرے یاں نے ایک اڑاٹ کو اس  
کا علیہ بکارا پیٹ عکری میں وہ تصور تیار کرائی ہے۔  
مجھے دکھا، اسی سویں۔ شایدیں پہچان سکوں۔

جوزف نے جب سے تصور نکال کر پہچان کرچکوں  
دی اور بخوبی دیکھنے کا سب سے پہنچتے اس کی آنکھوں  
میں جرٹ کے آثار بھرے چھپا ہے جوہر پاکل سپاٹ ہو گیا  
جوزف سے نظر ہے ہی، اس نے اپنے سرکشی انداز میں جس دی  
آسے جسمیں جھوکو۔ جوزف طے کیا۔ یعنی جو خوف زندگوں  
نکارے نہیں ہوئے۔

خوف زدہ۔ نہیں تو، وہ زبردستی ہنس پڑی۔  
نے بناؤ، جوزف پر اپنی سے شاخوں کو بشپوش دے کر  
بولا۔ اگرچہ جانتی ہو تو وہ درستے بھی جلتے ہوں گے۔  
جوزف مونگا! ایں میں میں یہ الاعراض ضرور دوں گی کہ ہمارا  
لُگوں کے بارے میں پوچھ پوچھ کر تے چڑا بھی کبھی خطرناک بھی نہیں

کا تباہ کر رہے تھے۔  
”خدا ہے۔“

”مجھے بیقین ہے۔ مسٹر طاہر!“

”بیس تو مجھے اسی آدمی کی تلاش تھا سے نہ تھے۔“

”کیا یہ بھی اسی ایمپولس میں تھا؟“

”ہاں، ہی اطلاق ہے۔ اگر وہ گزاری غرق بھی ہو گئی ہے۔“

”بیس، مسٹر طاہر! جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ بادا طبقانی کی  
بات نہ کرو۔“

”اچھی بات ہے۔ میک زیرِ طول سانس لے کر بولا۔“

پھر جوزف ہمارے سیڑھا اس علاقے میں بچا چھاں

زیادہ تر غیر ملکی فام لوگ ابادتھے۔ اُن میں سے متعدد فراد سے

اُس کی شناسائی بھی بھی۔ اُسے علم تھا کہ ہمارا سے صحیح معلومات  
خاص ہو سکیں گے۔

سلوو اسٹریک بارکی مالک کا دُبڑی بھی پر موچو رکھتی۔ وہ جوزف

کو دیکھ کر مسکرا کی۔ ”اوہ، بلاؤس! تم اتنے دنوں ہمارا رہے؟“

جواب میں جوزف نے دات نکال دیئے۔  
کسی قد تدرست نظر اسے ہو گیا اور پگ کوئم کر لئے ہوئے۔“

وہ بولی۔

”اس سال تو نہیں جا سکا۔“ جوزف کا ذہن تک قریب ولے

ایک استوں پر پیٹھا ہوا۔ اس وقت یہاں محدودے چند

گاہک دکھائی دے رہے تھے۔ کا ذہن تک قریب کے سارے استوں

خالی تھے۔

”لارن و صبحی۔“

”بیک وقت کنی گلاس تیار کر دوں؟“ وہ اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے بولی۔

”اتی فرمتہ ہر قی تو سہ بندوق طلب کرتا۔“

وہ اس کے لیے گلاس بنانے کی اور جوزف نے ان شتوں

سیاہ فاموں کا جائزیا جو ایک بھی میرے کو دیتے ہیں ہے تھے۔

”اور سناؤ۔“ جوزف نے طویل سانس لے کر کہا۔ کیا آن

کل نہیں مٹھا ہی جا رہا ہے؟“

”نہیں تو، جب سے شراب پر پابندی عالمی گئی ہے بُرنس

پہلے سے بھی زیادہ چک اٹھا سے۔“

”وہ کس طرح؟“ جوزف نے حیرت سے پوچھا۔

”جو لوگ اسے کھیاہ کر کر اس میں جھاٹکا بھی گواہ نہیں

”تم دونوں اس خوف تاک جزیرے سے میں بھاڑتے ہوں جو  
یہاں اس پر نوش ہوئے کی ہو تو نہیں کیوں کہ میں ہم بھی  
بھیس جانے کرے؟“ اُم خور کہاں سے آئے ہیں اور کہاں

غائب ہو گئے تھے۔ اُبھی کو وجہ سے ہمے جزیرے  
خالی کر دیا ہے۔ سایہ جو ہے بولی۔“

مرسا نامے بھی یہ تحریر دیکھی اور جھپٹ کھوپڑے کا کام وارہ  
بندکر دیا۔ علیحدہ خوارت مسکا ہبھت کے ساتھ بولوا۔ ”عقلِ مندادی  
علوم جوستے ہیں۔“

”یک طلب؟“

”خون نے سچا ہو گا اسی خود کا لاریٹھ سے پہنچ کریں  
ہم وہی سے نہیں جاؤ۔ اسی لٹکانے پیسے کامان بھی بھجا دیا۔“

ہبھا اس سوال پہنچا ہے کہ وہ بارے ہمہ دوں یا آدم خود کی  
”لہب کی بیات کلائل میچے ہو۔ وہ خوفزدہ ہے لیکن میں بولو۔“

ان کے حوالے کر کے بچا چھڑا۔“

”پہلے ان کے بیان کی تعدادی کو لو بھک کوئی رائے قائم کرنا۔“

”عازن نے جھوپڑے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔  
کیا کر رہے ہو۔“ جھوپڑے مسیاہ نامے اس کا بازو پکڑ کر  
وہ کشی کو ششی کی میون وہ اس جھوپڑے کی طرف بڑھ گیا۔

مرسیاہ نامے جھوپڑے میں داخل ہوستے ریکھتی رہی یہاں  
خود پنچے بھر کے عین میں بھی بھی۔

دوسرے ہی محمد عازن بھر بارہ کیا اور ساتھ مل کر بولا۔ ”آجاف۔“

وہ غلط نہیں کہ رہ رہے تھے یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔“

اور ہبھا ہبھت کے ساتھ اسے بھی بھج دھو۔“ اسی میں میز ن  
میں پھر کر بڑے کمرے میں واپس آگئی۔

بھج دھوڑا۔ اُر دیکھیں۔“

وہ سارے ہی محمد عازن بھر بارہ کیا اور ساتھ مل کر بولا۔ ”آجاف۔“

نیزہ کر کر دیکھا ہے ترددی اس کی طرف بڑھ کر دھو۔“

دُور دیکھ کر دیکھا ہے ترددی اس کی طرف بڑھ کر دھو۔“

ہم فرش پر رُپٹھے۔“

ارکوئی اور بھی ہے بھا۔ ”عازن نے اُو بھی کو اواز میں  
پوچھا ہیں کس طرف سے لوٹی جا بھی کر کر ملیں جائیں۔“

بھوٹی کا میٹھا ہبھت کے ساتھ نہیں کھجور میں پہنچل  
علوم پڑھا۔

چر عازن نے جھپٹ کرو لفاظ اسخیا۔ جو اسی میٹھے کی گوئے  
درکھا جاتا۔ مسیاہ نامی کسے بھی بھا کی اور لٹکے پر بھکی، جیسی بولی۔

”اوہ، اس پر تھا راجا جانہ میں۔“

”بچن تو مجھے بھی نہیں ہے۔“ بیک زیرِ طلب سے بھکی

یہاں نوکوں کو کوئی غلط فہمی بھی نہیں کیتے ہوئے لفاظ پاک  
کیا۔ اس سبب ملہ ہوتے والے پر چھپ دھیر خاتا۔

وتالے ہے:

"میں نہیں سمجھا۔"

"یہ ایمکنگوں اور منیات فروشن کی بستی ہے۔"

"تم اس کی برداشت کرو۔ اگر جانتی ہو تو بتاؤ۔"

"میں نہیں جانتی اور اب اس تصویر کو جیب میں رکھو۔

کتنی بھل کر میرانہ زدائے پائے۔"

بے فکر بھر۔ مگنہ کا بیٹہ جون سب کچھ ہو سکتا ہے، وغدہ خلاف نہیں ہو سکتا۔" پھر ان دونوں نے غاصی اختیار کرنی تھی اور جو رفت آہستہ آہستہ گلاں خالی کر دیا۔ اس کی آنکھیں سامنے والے ریک پر جمی ہوئی تھیں۔

اپنے بس سے کہہ دینا کہ اگر کسی نے اس سے فڑا کیا ہے۔ تو وہ باقاعدہ طور پر پولس کی مدد حاصل کرے۔ یچاۓ بھی ملازم کی اُردن کیوں کشوٹا ہے۔"

"فیکی! اسیں تم سے پُر پھر بھاہوں اور اچھی طرح جاتا ہوں کہ اس کا تجھے کیا ہو سکتا ہے۔"

"میں سے کہہ دیتا... کہ میں نہیں جانتی۔"

"اچھی بات ہے۔ جو رفت تصویرِ اٹھانا تباہی۔ دوسرا گلاس تیار کرو۔"

وہ شرپول کے ریک کی طرف ٹرکی۔ جو رفت اُسے تشویش آئیں۔ نظرؤں سے دیکھتا رہا۔ وہ گلاس تیار کرے جو رفت کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔ "میں کھاری دوست ہوں، اُنہم نہیں۔"

"بات ختم ہوئی، بھی؛ جو رفت نے لاروائی سے شافعی کو جبش دی۔"

میں ہوں۔" میلان نے اپنی آزادیں کہا۔

"تم کہاں پہنچ گئے؟" وہ مکر سے بُلی آئی۔ چہرہ زرد تھا اور ساس پھر دی تھی۔

"کیا بات ہے؟" میلان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پچھا۔

میلان کے پہنچ گئے پھر اپنے اخلاق و بکار تھے۔

میں ہوں۔" میلان نے اپنی آزادیں کہا۔

"کیا اتنی سی بھوت کا سامنا ہوا کیا تھا؟" میلان نے مفسک کر دی۔

اُذانے والے اندر ملے پوچھا اور وہ بے اختیار روپی۔

"اُسے... اسے... اُدھ پیز... خاموش رہو۔"

"تم دندے ہو۔"

میلان بُر اسمنڈ بکرہ گیا اور وہ روپی رہی۔ دھنکا کسی نے

ہٹ کا دادغفیٹا شروع کر دی۔

"کون ہے؟" میلان نے اپنی آوانیں پوچھا یک جواب ملنے کے باہم آگئی۔ اور میں پہنچ کر اس کا نام جھانے لگا۔ داشت المالک

وقت فرمودت اپنے مخفق کے بیٹھ تو کچھ سچھ بونا ہی جا شیئے لیا۔

قریبی بھائیوں میں اسے سرسرہ بہت سانی دی اور وہ اچل کر گھٹھا۔

ہوڑا۔ لوئے کا پائب پاٹھیں خادار اس کی لگانہاں ہی جھالاں ہوں پچھی

معاملہ ہے۔ بہر حال، کوئی اسی بات معلوم ہوتی ہے کہ جان بھیلی پر لیے چھو رہے ہو۔

"ایسی ہزار جائیں بھی اپنے بار پر قربان کر سکتا ہوں۔"

"یکیں میں تراجمی زندہ رہتا چاہتی ہوں۔"

"تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟ کیا میں کسی مدد پر بھی تھا نامہ تک نہیں

"اچھا تو نہ۔ فش بار بار کے قوب سی فوپ پر زور زnam کا ایک

ہڑا وہ بھپت کر اواز کی طرف پہنچا۔ اسی ہٹے عقب میں کوئی بھی

دھکائی نہ دیا۔ اس نے سچا ہبت زیدا بے دقوف بختے کہ

نامہ باب اپنے ہت کی طرف والیں چلنا چاہیے۔ وہ اُسے

کی تھی طرح فوت نہ کے نیکوٹھا صارخ نہ جاتے تھے۔ اسی کے لیے اتنا بہتر اس کیا تھا لیکن کیا وہ اسے موب اگر یہی میں

کامیاب ہوئے تھے، فی الحال خد علماں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اسی تھی طرف جل پڑا جس میں مر سیدنا

کو سوچی چھوڑا۔ اس کے لیے اس کی طرف جل پڑا جس میں مر سیدنا

دو روانے کے قفل میں کئی لگائی رہا تاکہ اسے یہ سال بھی

قدموں کی چاپ سانی دی اور پھر اسی آواز آئی۔ جیسے کوئی بہت دزنی

چیز زمان پر گردی ہو۔ اس نے اپردا فی کے شافعوں کو جبش دی اور

در روانہ خلوٰہ کر دیتے ہیں داخل ہو گیا اور پھر در روانہ کے مقابلے

کری ہی بہت اک دوسرے کمرے سے مر سیدنا ہیکل اسٹانی دی۔

"کہ... کون ہے؟" شاید وہ اس کی عدم موجودگی ہی میں جاگ

گئی تھی اور دیہ وہ وقت خوف زدگی کے عالم میں گزارا۔

"میں ہوں۔" میلان نے اپنی آزادیں کہا۔

"تم کہاں پہنچ گئے؟" وہ مکر سے بُلی آئی۔ چہرہ زرد

تھا اور ساس پھر دی تھی۔

"کیا بات ہے؟" میلان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پچھا۔

میلان کے پہنچ گئے پھر دیکھا۔

"میں ہوں۔" میلان کی اُدھ پیز کی خاصیتی کی وجہ سے اس کی وجہ میں ہوئی بھی تھی۔

کیا اتنی سی بھوت کا سامنا ہوا کیا تھا؟" میلان نے مفسک کر دی۔

اُذانے والے اندر ملے پوچھا اور وہ بے اختیار روپی۔

"اُسے... اسے... اُدھ پیز... خاموش رہو۔"

"تم کون ہو؟" میلان نے در روانے کے قربی ہجھ کر پوچھا۔

"کیا اتنی جلدی بھول گئے؟ ابھی کچھ بھی دیر سے ہم تمہارے

لیے کھانے پیٹے کا سامنا لے تھے۔"

"اب کیا لائے ہو؟"

"اُدھ... کھولا جلدی۔ میرا سماں ہرچکا ہے اور میں بھی... وہ

میرا تعاقب کر رہے ہیں۔"

"کون تعاقب کر رہے ہیں؟"

"جب بے دشیوں کوں ہیں۔ پتھر کے دنی گزدان کے ہاتھوں

لیں ہیں۔ اُدھ... جلدی کرو... شاید وہ تیر نہیں دھوڑ کے میں یہاں

بیجتی ہیں۔"

میلان نے در روانہ کھولا ہی بھی تھیں جو بھی تھیں۔

سیاہ ناخواش کھڑی تھی۔ اس کا جسم رُوح

سے خالی ہو چکا ہوا۔ پلکیں کاں نہیں بھپک رہی تھیں۔ میلان نے

سیاہ نام کوئی کام لازم کر رہا تھا جو بھی تھا۔

دھکائی نہیں تھیں۔ اس کی امداد نہیں بھوڑ کر رہا تھا۔

"کہ... کیوں؟"

"بجھ دت کرو۔"

میلان کے پہنچ گئے پھر دیکھا۔

کر کے میں چلی ہوئی اور میلان کے ہاتھ میں ہوئی۔

ایسا سامنہ کا کام کیا تھا۔

ایسا سامنہ کو دھکا کیا تھا۔

کہ دو روانے کو کھوئے ہیں کوکشی۔

اسی دوران قریباً چھٹے گھنٹے بھاٹا کیا تھا۔

کے باہم آگئی اور میں پہنچ کر اس کا نام جھانے لگا۔ داشت المالک

وقت فرمودت اپنے مخفق کے بیٹھ تو کچھ سچھ بونا ہی جا شیئے لیا۔

قریبی بھائیوں میں اسے سرسرہ بہت سانی دی اور وہ اچل کر گھٹھا۔

ہوڑا۔ لوئے کا پائب پاٹھیں خادار اس کی لگانہاں ہی جھالاں ہوں پچھی

معاملہ ہے۔ بہر حال، کوئی اسی بات معلوم ہوتی ہے کہ جان بھیلی پر لیے چھو رہے ہو۔

"ایسی ہزار جائیں بھی اپنے بار پر قربان کر سکتا ہوں۔"

"یکیں میں تراجمی زندہ رہتا چاہتی ہوں۔"

"تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟ کیا میں کسی مدد پر بھی تھا نامہ تک نہیں

"اچھا تو نہ۔ فش بار بار کے قوب سی فوپ پر زور زnam کا ایک

ہڑا وہ بھپت کر اواز کی طرف پہنچا۔ اسی ہٹے عقب میں کوئی بھی

"دیکھو، درست؟ تم بہش کی باتیں نہیں کر رہے۔ ابھی تم نے  
جسے باردار لایا تھا کہ وہ دونوں وحشی بیہاں آتے وقت راستے میں ہیں  
وکھائی دیئے تھے تیکن جب تم دروازہ میٹ پڑت کر ان کا دکر کر رہے  
تھے تو اسی "علوم" ہتنا تھا جیسے تم نے پہلی بار اپنیں دیکھا ہو۔"  
"مجھے یاد نہیں کریں نے بڑھا سی میں کیا تھا تھا۔"  
"مجھے تو یاد رہتے۔ تھا سے بیان سے ایسا ہی "علم" ہتا تھا  
جیسے تم نے اپنیں پہلی بار دیکھا ہو۔"  
"پہلے کتابیے... میں بہش ہی میں کہ تھا۔"  
"انتے بہش میں تو تھے کہ تھا بیہاں پناہ یافتہ کی موجودی تھی۔  
تم جعلتے تھے کہ اس بہت کے علاوہ سارے بہت عظیم رہنماء اور  
مغلیں میں۔"

"میں کیوں نہ جانتا، جگہ بیہاں آتی رہتا ہوں۔"  
"بیہاں کس قسم کے جہاں میں جلتے ہیں؟"  
"یہ میں نہیں جانتا۔"

"چھوٹیں تھاں سے صالت چلتا ہوں۔"  
"کہاں؟... اس نے پوچھا کر پوچھا۔  
"وہیں... جہاں تھاں سا سختی گرا تھا۔"  
"کیا ادھ اپنا شکار دیں جسٹے گئے بہش گے مجھے وہ ہمیشہ  
اک خود علم ہوئے ہیں۔"

"پھر بھی یہ کجا توجہ ہے؟  
"تم خود کارکروں کے میں جاؤں گا۔"  
"اس بڑی بڑی کروں کے کہاں ہے؟"  
"کوئی بھی نہیں، ہم ہی ودونوں تھے۔"

"تو وہ اب بھی ساحل پر نگران از ہو گی؟"  
"یقیناً۔ وہ سربراکر نہ ہو۔

"فُش" ہار در بیان سے کتنی دوڑ ہے؟  
"کیا ہے مطلب،" وہ چون کر کر سیدھا جو شدھا۔  
"تمسی فُش پر زور زدہ نیکوں کے ملا جائے ہو۔"  
یک دیکھ دہنے کر کر جھچے جئنے لگا۔

"بیٹھ جاؤ۔" عمران غمزدا گیا۔ لیکن وہ پرستور تکھڑا پا۔ ایسا  
معلم جیتا تھا اس عمران پر فُش کی پڑھنے کا۔ انھوں نے  
وہ سنت جا کئی تھی۔

عمران اس کی تھیوں میں دیکھتے ہوئے غمزدا ہی بیانیں حرث سے  
تھیں، اکھری ہونی تھی اور انھیں حرث سے ویکھے جاری تھی۔ میں  
تھمارے کھڑے اُڑا دوں گا اور نیزے سو لوگوں کے حواب دو۔" عمران

مر گیا...";  
"میں نہیں جانتا۔ وہ گرا تھا اور پھر نہیں اٹھ سکتا تھا۔ آج ان  
خیوں کو شو جائے کیا ہو گیا تھا۔"

"کن کی بات کر رہے ہو؟"  
"کیا تم نے اپنیں نہیں دیکھا تھا؟" سیاہ فام نے انھیں کھول  
کر پوچھا۔

"اوہ... وہ دونوں جنگلی جن کے ہاتھوں میں پتھر کے زمانے  
کے گز تھے۔"

"ہاں، وہی...";  
"وہ کون لوگ ہیں؟"  
ایک ایسی نس سبک ارتقا کے قدم نہیں پہنچا۔

"یعنی تم کہنا چاہتے ہو کہ وہ قدم بندہ نما انسان نسل سے  
تعلن رکھتے ہیں؟"

"بہیں ہی کہنا گیا تھا اور اطمینان دلایا گیا تھا کہ اگر ان سے  
بھیر چھاپنے کی جائے تو وہ کسی سے نہیں ایجھتے۔"

"اچھا، تو وہ کیا ہے؟"  
بھی دیکھے ہوں گے اور شاید تم اپنے تھے۔ تم نے

"قدرتی بات ہے۔"  
یہیں انھوں نے ہم دونوں پر حملہ نہیں کیا تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ اپنی جگ سے بے ہی نہیں تھے۔" عمران  
لے کھا۔

"لیکن والپی پھوپھو نے ہم دونوں پر حملہ کر دیا۔ پسکھی ایسا  
نہیں ہوتا، ہم تقریباً دوسارے بیہاں کے ہاتھوں کے لیے سپلانی  
لا رہے ہیں۔"

"کیا وہ طرف دوڑی ہیں؟"  
"میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ تعداد میں کہاں ہے۔"

"اُس کیا مطلب ہو اگر تم دو سے زیادہ بھی دیکھ کر پکے ہو۔"  
"اُس میں دو سے زیادہ بھی دیکھ کر جائیں۔"

"تب چھپا پیشی جانتے ہو گئے کہ وہ رہتے ہیں؟"  
"نہیں، بکونی تو بہتر کوئی کوئی کس کے ہہاں ہیں۔"

"تیکی تو بہتر کوئی کوئی کس کے ہہاں ہیں۔"

"اس کے بارے میں ہیں زبان بند رکھنے کو کہا گیا ہے۔"

"زبان بندی کسے کی ہے؟ ہمیں بند کر دیا تھا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میں یہ بھی نہ بتا سکوں گا۔"

نالیل کے درخت لگا کر یہ قصو بھی دیا گیا ہے کہ یہ جزوی سند رکا کوئی  
جیسے ہے۔

اُس نے شاخی کا رذار پریس، اُس کی جب میں دیباہ رکھنے  
اور گزری پر میڈھ کر اس کے پوش میں آئے کا انتشار کرنے لگا۔

"ایک بات سن لو۔" مریسا نامی منشاںی ہوئی سی آواز اُسی اور وہ  
دوسرے کر کے کہ دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "فلکے ہے... وہ  
لگھیاں اور عمران اُنکا اس کی طرف بڑھا۔ اس نے تھپے سنتے ہوئے  
خوف زدہ بہشیں پوچھا۔ "کیا کہ رہا تھا؟"

پچھے جھمہی میں نہیں۔ سکابات پوری طرح واضح کرنے سے  
پہلے ہی سے پوش پوری گیا تم پیمن سے میخواہ کیوں ہر جاری ہو؟"  
وہ گس کے بارے میں تھارا کیا خیال ہے؟

"غما بائی پس ساتھی کے بارے میں۔"  
"کس نے مار دالا؟"  
"اوہ... ختم بھی کرد۔ وہ واضح نہیں کر سکتا تھا۔ بہش میں  
کے دو پوچھے معلم ہو جائے گا۔"

"میں کیا کروں؟"  
مجھ سے پوچھو کر تھیکوں بہش محفوظ ہے اور انھیں اطلال دے دو۔

"یقین کرو یہ فان بروٹ کے اُدی نہیں ہیں درستم ان کمہی سے  
ساتھ ان کا بڑا ذریعہ نہ ہے۔"

"یہیں کا آہنی ہے؟" عمران نے بے ہوش اُدی کی طرف ہاتھ  
اٹھا کر پوچھا۔

"ان ہی کا یوں سکتا ہے۔"  
(اور تم اس کا سخن دیکھا ہی ہو۔)  
وہ خالی نظروں سے اُسے دیکھی تھی پھر بولی۔ "تم کہنا

کیا چاہتا ہی ہے؟"  
بیٹھی کر اسے بے ہوش نہیں ہے۔ تھارا کے تھجے جو بڑت پڑو دانے  
کے لیے وہ لوگ اُسے کس اگر میں جھوک دیں گے۔"

"میں... میں اب بھی نہیں کہھی۔"  
اگر اسے یا اس کے ساتھی کو علم ہوتا کہ یہاں آدم فریضی میں  
لے جو ہوڑ کارڈنگ کرتے۔"

"غما... وہ دونوں باخوبی سے سرخام کر فرش پر گھوشنے  
میں بیٹھنے۔"

"ایس طرح مدت ہٹھوار کام ہو جائے گا۔"  
"میں... بیڑا ماقی حدت اُٹاڑو۔"

"ش کاٹ کی ہلکہ سوس کر بہاہوں اور قمی بھی ایک بہن کھول

لے گئے تاہم احوال

سیاہ نام پہنچا۔

”میں غیر مسلح خود رہوں لیکن تمہارے لیے کافی ہوں۔“

”بے گی۔“

”نہیں، عجھکا نہیں ہوگا۔“

”دریان تھی ہونی بولی۔“

”پھر سیاہ قام کی طرف ترک کھا۔“

”تم پہلے ہی وہ کچھ دللا رہ لیا۔“

”میں سب ایک ہی حالات کا شکار ہیں۔ بلہ ایک آپس میں جھکڑا نہیں کرنا چاہیے۔“

”سُن لایا ہے۔ باول بازہ۔“

”اے۔ تم سیر امام ہی جانش کرتے رہے ہو تو چاہیے۔“

”ہر چند رکھی جانش کی روشنی میں تھاری حقیقت سے الگ ہو گیا۔“

”تالے کوئی تعلق نہیں لیکن میں تھاری حقیقت سے الگ ہو گیا۔“

”ادھر شاختی کا رفتار۔“

”وہ تھاری جیب ہی میں محفوظ ہے۔ اپنی بات اُنکی دو۔“

”بیان ان حالات میں بھگتے سے نہیں ڈلتا۔“

”ہاں سیر بلاول ہاٹھے سے لیکن میں تھیں ہرگز نہیں بتائی کہ کس کے لیے کام کرتا ہوں۔“

”چلو ہو۔ تباہ کی گلگلہ لاتی ہے؛“

”بھانی کے ہر یوں میں سے ایک ہے۔“

”ذنش بار بار پھیس میں اور دوبارے چل دو۔“

”مشکل ہے۔ ممکن کچھ گئے۔“

”فرار تھا رے۔ میں ہونگا تم اس موڑبوٹ لو ساحل سے ہٹلنے کی لکھنی کرو گے تو وہ ایک زبردست دھماکے سے تباہ ہو جائے گی اور ہر سکتا ہے کہ تم بھی فنا ہو جاؤ۔“

”میں اسے جوٹ نہیں سمجھتا۔“

”خدا کا شکر ہے کہ اس جلد ہی تھاری کھیلیں آگئی۔“

”یک قدم خود کیسے واپس جائے گے؟“

”وہ دوسری بات ہے لیکن اگر میں ہیں۔“

”سے ایک بھائی کو کوئی جھکڑا نہیں ہے۔“

”جسم میں جاذب وہ مجھے بہل میں رکھ سکتے۔“

”پھر آگاہ کردیں کہ موت بوٹ کے باسے میں تھیں بالکل صحیح اطلاع دے چکا ہوں۔ اُسے تھرکت میں لالہے کی کوشش اسے تباہ کر دے گی۔“

”گوا صحیح طریقے سے تھرکت میں اُسے ہینٹل کر سکتے ہو۔“

”تو تھرم اسی بھائی موبارتک سے چلو گے۔“

”نامکن... مار جی ڈال تو چونہ نہیں ہو سکے گا۔“

”میں کیوں نہ تھیں ہیاں سے نکال باہر کر دوں؟“

”یہ حورت بھی ہم دونوں میں سے کسی ایک کی حورت کا باعث بن سکتے ہے۔“

”تم اُمی ہو یا گلگاب جاہن؟“

”لگ... کیا مطلب؟“

”اب میں ہی تھیں کھا جاون گا۔“

”غُرما کے لیے کچھ درخواست رہے۔“

”چلو پہنچ دیکھ لیا کہی کہتے ہو۔“

”وہ اک دھر جاہر سے شتر کر دُخن میں، اس لیے جوں ایک میں جھکڑا نہیں کرنا چاہیے۔“

”تو اس کب بھکڑا کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو اس سے اس شخص کا نام پوچھا جائیں کہ یہ اس قسم کی خصوصیات دیتا ہے۔“

”یہ نہیں بتاؤ گا۔“

”حالانکہ اب بڑی مصیبت میں پڑ گئے ہو۔“

”میں کسی بھی مصیبت میں نہیں پڑا۔ تھارا دو ہم ہے۔“

”آدمی نے کچھ کر دیا۔ کسی وجہ سے ان خشیوں کے دارخانہ کے گئے ہیں...“

”سب شیک ہو جائے گا۔“

”خیر خیر، بیٹھ جاؤ۔ میں سُکون سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔“

”میں پھر کوئی دوں کر اگر تم نے چھوڑ دھوکے سے ہمڈ کیا تو چیزیں پہاڑ میں جائیں۔“

”ہبھاں مرنیا پڑے گا۔“

”دھوکے سے ہمڈ، تم پر؟“

”یک قدم خود کیسے واپس جائے گے؟“

”وہ دوسری بات ہے لیکن میں ہیں۔“

”سے ایک بھائی کو کوئی جھکڑا نہیں ہے۔“

”خدا جائے کیا فہرستے۔“

” عمران نے چھپت کر یوہ کہا۔ پاپ اُنھیا جو ایک ہست کے باہر پڑا۔“

”دُسری طرف سے درعاں ہل کر دیا تھا۔ تیسرا طرف شاید اسے چھپت ہی سے نکال دیتی۔“

”جانے کا اشہد کیا۔ اس کی حالت بہت ابتر نظر اڑتی تھی۔ کمرے کے ایک گوشے سے لگ کر کاپنے لگی۔“

”ہو کر لو ہوئے کاپ بھوقوں میں نکل پاھتا۔“

”تیسرا طرف کے ساتھ ہی درعاں اُنھر کر کرے میں آمد تھا۔ پھر جیسے یہ دفناں جہڑے اسے باہر نکالا تھا اُن دنوں کوں کوں انہاں میں دیکھ کر کاں کل کی پڑتی تھیں۔“

”کسی بھی طرف اُنھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔“

”چبڑا کے لیے کچھ درخواست رہے۔“

”دوچار قدم چلنے کے بعدی شاید وہ لگ لیا تھا۔ عمران جس پڑائش میں تھا، اسی میں دیکھ لیا۔“

”کوئی اور بھی ہست کے شتر کر دیکھ لیا۔“

”دھرنا کے لیے کچھ درخواست رہے۔“

”خیال نہیں کرنا چاہیے۔“

”وہ اس کا انتہا کیا ہے؟“

”دھرنا کا انتہا کیا ہے؟“

”دھرنا کا انتہا کیا ہے؟“

”دھرنا کا انتہا کیا ہے؟“

”طوف دلیں آگیا۔ دنوں سے جس درخت پڑتے تھے۔“

”دھرنا کی سماتی نہیں آئی تھی۔“

”اُس کوئے کوئی نکال لا۔“

”کیا تھا۔“

”مریا نے پچھا دیا کہ کتنی قیمت میں پڑے۔“

”کچھ میں پڑتے تھے۔“

”میں اس طرح متاثر کر دیتے تھے۔“

سب تھیک ہے۔ مگر ان نے کہا اور وفازے کی طرف دیکھنے لگا۔

بلاول بانچتا ہوا انہیا اور آلام گری پر گرپا۔ مریسا نے نوٹ زدہ نظر فریضے مگر ان کی طرف دیکھا اور بھرال کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اس کے لیے ایک گلاس بناؤ۔ مگر ان نے مریسا نے کہا۔

مک... کیا اس نے دسرے کو بھی ختم کر دیا؟

اوہ نہیں۔ ولیا اس کی رسم پڑی کرتا۔ بلاول پر جھکانے والے بیجے میں بدل۔

میں کچھی۔ وہ مگر ان کا شاذ بھجنگ رکوبی۔ تم اسی لیے اندھائے تھے کہ وہ سے ختم کر دے۔

اُس کا پتا札اں عالمانہ تھا، مجھے کیا؟

تم بھی دندنے سے۔

جو بخوبی وحیتی ماقبل تاریخ کی کسی نسل کا کوئی ذمہ نہیں تھا بلکہ تھاری اپنی نسل سے تعلق کھاتا تھا، اس لیے تم مجھے دندہ کہہ رہی ہو۔

اوہ دست کا عیدار بھی رنگ و فل کی نذر ہو گیا۔ خدا کی پناہ!

میں یہ نہیں کہہ رہی۔

بھر کر کہا پاہتی ہو۔

پکھ نہیں۔ میری بھجنگ کی کچھ نہیں اکٹا۔ اپنے الفاظ اپس لیتی ہوں۔ کہتے ہوئی دوپن کی طرف چل گئی۔

چند لمحوں بعد مگر ان نے بلاول سے پوچھا۔ تم کچھ پر کون ہوئے یا نہیں؟

اب سکون کا کیا سوال؟ اس نے قلیں سانس لے کر کہا۔ واپس

پر شایدی میں بھی نہ نہ رہوں۔ دن بروقت مجھے نہیں چھوڑ گا۔

وہ بروقت تھاری گدو بھی نہیں ہبھتے گا اس کی طرح

جزیرہ موبارک طوفان چل پڑا۔ دیاں سے جاری ہیرے باہم ہیں ہو گا اور

چرم قدم و ان روفت کا حشر و کوچک لوگے۔ بلاول کچھ نہ ہو۔ قصری و در بعد

مریسا نا، بلاول کے یہ شراب کا لامسے تائی مگر ان کی اوڑھی بھی

کھانے لگیں۔ یہ سیکھا ہو ہے؟ مریسا نادوانے کی طرف بُرھی بھی

بھل لیکن میری فہمی کا اندر کیلیا۔

جائے گی۔ ساقہ ہی اس نے رسائیا کو دوسرا سفر میں پلے جائے کا انتہا کیا۔ اس نے بے چون درجہ انتہی کی۔

بلاول نے جنم جنم کی کسی ہیلے کی طرف گالس خالی کر دیا۔ اور

مگر ان کا شکری اکار کے گولو۔ وہ ہبھاتے کر کہ پر اس تو قبول کا مکسے

لیکن یہ نے سب کچھ دکھ دیا۔

کون کھبھاتے؟

دن بروقت۔ پہنچا تک دام خوار اس کے تیر کر دیں جب چاہئے

اُس کا مالاگل تھا۔ مگر ان نے اُس دوپن کیا۔ بہ حال تم دوپن

نے کی ایک تیار کوہا جانا تھا تاکہ دسرا بھاگ کر مجھ تک پہنچے اور

میں تو کھل کر اسے دباتا بداروں جیسے معلوم کرنے کے لیے مجھے ہیں

بھیجا گیا تھا۔

میر بھی ہی بی خیال ہے۔

آفو... کیوں دیر کر رہے ہو؟ تکل چلو، ہیاں سے میر سماں پولی۔

اگر وہ باروں کی رشتہ دار ہے تو پہنچے میں اسی کو کیوں نہ

ختم کر دوں۔ بلاول نے اُس دوپن کیا۔

ہرگز نہیں۔ کوئی بھی میرے ساقہ ہے اور ہم دوپن پر کیاں

غذا بانال ہو جائے۔ اگر وہ اس کا دوست ہے تو اسی میرے ساقہ کے

نظر آتی۔

میری کچھ نہیں تھا کیا کروں؟

اگر میرے ساقہ تھوں دیتے تو اپسی پاڑا ڈال جاؤ گے۔

میر بھی ہی بی خیال ہے میکن تھارا سا تھے دینے کے کیا فائدہ؟

میں تو خود ہی بے بس ہو رہے ہو۔

ہیاں سے نکتے کے بعد ہی تباہوں گاہ کیا کر سکتا ہوں؟

اُتر کچھ کر سکتے ہوئے تو ہیاں کیوں نظر آتے؟ بلاول نے تھ

لیے میں کہا۔

آج چارجہتے کیا ہو؟ مگر ان اسے گھوٹتا جا بولا۔

میری کچھ نہیں اکٹا۔ وہ دوپن ہاتھوں سے سرخام کر

بٹھ گیا۔ لئنے میں اس زنجی کے جسم میں جنم ہوئی جس کا بیرون تو قبول کیا۔

تھا میرے ساقہ تھا جو اسے بھیتھے کی لوکشنس کرنے لگا۔

چلو، اُنہوں چلے۔ مگر ان سماں کا باذ پر جکڑ کر کہا اور میری تھی

سے دوپن کی طرف پڑا۔

شانے پر ہاتھ لکھ کر پوچھا۔

نیادہ اچھا جو نہیں ہے۔ مگر ان لاپر وائی سے بولا۔

اُسے کیم ختم کیے دیتا ہوں۔ بلاول دوسرے بھی کی طرف بڑھا۔

نہیں... مگر ان ہاتھ اچھا کر لوا۔

اخنوں نے میرے ساقہ کو کتنی بے دردی سے ماٹا۔

محب مروکب کرنے کے لیے انھیں اسی قسم کی ہلیات میں ہوں گے۔

جس لامہ پاہ کا تھام مانتھے اسی طرف یا مانتھے۔

بادل کوہنستے سے زمیں پتوخوں کو بولا۔ لخت ہے ایسے بس پر

آدمیت کی سطح سے گستہ رہتے ہیں۔

بلاول کچھ نہ بولا۔

وپلی کی سچو۔ درکمیں اور کوئی مصیبت باہل نہ ہو جائے۔

مرسماں ایں۔

ہد اور دیکھو، نہ کیا۔ مگر ان نے بائیں جانب اشادہ کیا۔

بلاول بھکر کر دیکھنے لگا۔

بے کافی رہو اب میں تھوں والپیں سے چلن گا لیکن اپنے ساقی

کی لاش ہیاں نہیں چھوڑ دیا میں سب کچھ بھچ کاہوں۔

کیا کچھ پچھے ہو؟

خداوند... اچانک بلاول ہیک گیا۔ وہ آنھیں پھاٹے اپنے

ساقی کی لاش روکیجھا بارا بھا تھوڑا سا نہیں دیتے تھے میں اونھی پڑی

تھی۔ مگر ان نے گھیں اسی تکر اسے سیدھا کیا دیتے تھے میکن پہلے کبھی

ایسا نہیں ہوا کہ مجھ پریا میرے ساقی پھر ہو گا۔

وہ جاتکے کریں ہو۔ بہت سخت جان ہوں۔ پہنچا میرے خوف

میں اضافہ کرنے کے لیے میر دیکھی کر نہیں۔

تم اسے دل کر کتے ہو ہو۔ بلاول نہیں چھاکر بلہ۔ اور میرا

ایک ساقی مارا دیا۔

تھا میرے سانگ دل اس کے لیے یہ حادثہ ایک ڈرامے سے

نیادہ تو قوت میں رکھتا ہے۔ مگر ان اس کے شانے پر ہاتھ

فدا کر کے ساتھ دھوئیں دھکوں کی اس بے چارے پر کاگزی۔

اُگر باتے میں پچھا بھی میں نہ گئے تو۔

میں نے ان دوپن کے لامہ کیم کی اور نہیں دیکھا۔

چج بولنا یہی شروع کر دیا ہے؟

اگر دوپن واقعی جنگی ہوتے تو ہرگز تھوڑا تباہ۔ اب پردی بات

میں بھیں کچھی ہیں۔

اچھا بولو۔ میر ہبڑو تو ہترے۔

بڑی بھریں میں ساٹھ چل دیں گی۔

بڑی شکل۔ مگر ان ہندی سماں سے کوڑا۔ خیر چھو۔

نہیں اُن سے میری کوئی تھوڑی دیکھو۔

وہ اور دیکھو، نہ کیا۔ مگر ان نے بائیں جانب اشادہ کیا۔

بلاول بھکر کر دیکھنے لگا۔

میر کوئی سچا نہیں۔ اس کے پیغمبر کوئی نہ مٹے۔

بے گروکن پری دیکھی۔

بی بی اسے کیا فائدہ؟ مگر ان اس کے شانے پر ہاتھ

کر کر میں نہیں بولا۔ اس سے بڑا دینہ ہے جس کے پیغمبر کوئی

بے اُتھی سے اس پر بہرا راستت... میکن کیا اس کی لاش

بے گروکن پری دیکھی۔

میری بھی اسے اپنے ساقیے جاول۔

خیر خیر... ابھی تو وہیں چھو۔

وہ بھت کی طرف جعل پڑے۔ دہن ہیچ کر نہیں نے اُس زخمی

کو جا لیکیں۔ بھلکد کھا جائیں۔ اسی گون کی بچی تو قوت گئی۔ اس کا جام رہ رہ

کر جھکلے۔ یہ تھا بھر جھوڑی بھی ہی میں دھنڈا پڑی۔ وہ سے کے مٹے

قون۔ بہرہ تھا قارہ قون۔ میں حکم ہوتا تھا جسیلی بھوٹ میں اسکا۔

اندھا تھا۔ اپنے میں کیا خیال ہے؟ میر سیانے میں مگر ان کے



"تو پھر کیا صورت ہو گی؟" عمران نے پوچھا۔  
 "بسمی کچھ میں کچھ نہیں آ رہا۔"  
 "تب پھر مجھے چارخ دادا میریں ہیں آ رام کروہ؟"  
 "نہیں۔ بیچ مری ہوتا چلے گئی۔ می خڑھی نہیں ہیں مکون کھا  
 تجھے واقعی کی ہاتھیں مت رو میں ہاڑا ہمچوں۔ مکون میں آ رہا  
 تھا اسی تھاری وجہ سے اور زیادہ جلدی میلا جاؤں گا۔ اگر  
 انھوں نے تھیں دیکھ لیا۔"  
 "کیا پوری تھیں وان بروٹ کے لیے کام کرتی ہے؟"  
 "نہیں... میکن ہر لارڈ پاس کا ایک اندھی بروٹ ہوتا ہے۔  
 عمران دوسرا سی لمحے میں سے تیک کر سینے کے لئے رشنا ہوا  
 بلاول کی ہفت بڑھ رہا تھا۔ قرب بیچ کر اس نے اس کی گردں جوڑ  
 لی۔ وہ بڑی طرح چکالیں پڑھیلائیں۔ کیوں کہ دادا گوں سے ملے  
 باشیں شانے کی ایک لگ پر تھا۔ عمران نے اسے ایک ہلف دال  
 کر سیٹنگ خود سبھاں لیا۔ پھر سیانکوں کو اواز دی۔ "آ جاؤ، کسی سمن  
 احتیاکی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا دامغ خراب ہو گیا تھا میرے  
 وہ بہر لکن آئی اور بلاول کا ایک اور بڑا کوک روی۔ بالآخر  
 تمیں دیکھا پڑا جوں میں پہلے کہہ دیتھی۔"  
 "خواہ منو ہڈر ہماقای۔ ایک عالمی موڑ بروٹ ہے اور اس  
 پر کوئی شاخی شان کا کی ادا کے لامان بھی نہیں ہے۔ میکن ٹھہرہ،  
 کیسیں میں ایک تھاں پر ٹوپے ایک اعلاد اور اس پنڈال دو۔"  
 "وہ تو میں ڈال دوں گی لیکن تم بھی تک اسی بدھے ہٹئے  
 کوں پر جل ہے ہو۔"  
 "ہاں، میں پھاتپڑوں کو تجھے ملا اسرا اسکے نکل جائے۔ پھر  
 دوبارہ اسے راستے پر کافیں کا تجھے جاگا۔ میں جانہ لگا کہ موڑ بروٹ  
 اور اسرا کے دیدیں کتنا فاصلہ ہے۔  
 میں میانہ درمیاں ہرف پلٹ لگتی اور عمران نے موڑ بروٹ کی رفتار  
 برق اور کیکی۔ کچھی وہ بلاول کی ہفت بھی دیکھ لیتا جس پر تپاں  
 پڑی ہعنی تھی۔ وہ پہلے ہی کی طرح بے تھے۔ رُخ تھی تیری سے بلکہ ایسا کام کر رہا تھا۔  
 دلپس اگر اطلاع دی کرمٹ ٹڑی نہیں بلکہ اس سے کسی قدر فاصلے  
 سے ایک لامی بھی ادھر ہی ادھر ہے۔  
 "میکان اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ تم اس سے تکڑے بغیر اپنی کشی پھر  
 دوسری سمت موڑیں۔"  
 "نہیں۔ اتنا فاصلہ نہیں ہے خاہ کتابی بڑا اور کیوں نہ بناؤ۔  
 مرنے کے لیے کسی بھروسہ کا لاٹا کر بلاول کی آفاز آئی۔ میری کپنی کا  
 ایک فرشٹگ تیار ایسرا ہے۔"  
 "یہ لوگی نے لیا ہے۔ ہو سکتا ہے، یہ لوگ وان بروٹ کو جانتے ہوں اور یہ  
 بھی جانتے ہوں کہ میں میں میں بروٹ کے لیے کام کرنی ہوں۔"  
 "کچھی بھروسہ پر کھڑا ہو گئی۔"  
 "اگر یہ اسادہ ہوتا تو دوسرے زخمی کو اس سے دردی سے شفادالتا۔  
 اس کا الزام وہ تھا۔ سر کا لائپنے سے باس سے اٹھ زرد بھی ہو  
 سکتا ہے۔ اسے کوئی کچھی سنا کر سکتا ہے کہ اس طرح اس نے تھیں  
 تابوں رکھا اور فراز نہیں ہوتے ہیا۔"  
 "اوہ! اس وقت بے حد قلن مندی کی باتیں کر دی ہو۔" عمران  
 نے حیرت سے کہا۔ وہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا ہی پھر بولا۔ "یقیناً ایسا  
 ہی ہو سکتا ہے۔"  
 "تمہاری لفڑیوں میں نے املاک لگایا تھا کہ جزیرے کے نام سنئے  
 ہیں تھے کہ گھنے کھنے کے کام کرنی ہے۔"  
 "اپنے تھیں۔" عمران کے لیے بھی نہیں ہے۔"  
 "اوہ! اس وقت بے حد قلن مندی کی باتیں کر دی ہو۔" عمران نے پوچھا۔  
 "کیا تھا اذن قلوں نہیں ہے؟"  
 "کیوں؟ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"  
 "بھروسہ چنانیں کہاں سے نکل چکیں ہیں؟"  
 "اُن فوہ۔ کیا تمہری باتوں میں بے بلطی حسوس کر رہے ہو؟"  
 "بہت زیادہ کیونکہ تمہرے نہیں بتایا کہ یہ چنانیں کہاں اُنگی  
 ہیں۔ زمین پر یہیں باقیاں پڑا کریں۔ رہی ہیں۔"  
 "اُرے جھانی! سمندر میں ہیں۔"  
 "کس طرف؟"  
 "وقت بکھوں نے موڑ بروٹ پر تم خوب پسہ کر دیا۔ کپاس کی مدد سے  
 تم اپنے شہر کے ساحل تک بیچنے کوئے۔"  
 "ہاں، یہی ممکن ہے لیکن میں تو اس کے باس تک ہو چکتا  
 چاہتا ہوں۔ لپٹے شہر کے ساحل تک بیچنے کیا کروں گا۔"  
 "تمہارا دامغ تو نہیں چل گیا؟"  
 "اپنے شہر سے میں اگلائی ہوں۔"  
 "آخر چونا، تم بھی ادنی سے ہی۔"  
 "وہ ساحل پر بیچ کر موڑ بروٹ میں بیٹھ گئے۔ بلاول نے اُن دونوں  
 سے کہا۔ "تم وغول کیہنے سے باہر نہ کھلنا اور میں دن کے آجائے میں خوب  
 کے ساحل پر نہیں جا سکوں گی۔"  
 "تو اتنا وقت کہاں گزرے گا؟" عمران نے پوچھا۔  
 "تم اس کی فکر کرو۔"  
 "بہت چاہی۔" عمران نے سعادت مندانہ اہمیں سر کو جنش دے  
 کر کھا اور میر سیانکے کیکین کے اندر ملا تباہی۔ موڑ بروٹ کے ایک کاشور فنا  
 میں گوئی تھے لکھا چھڑو حکمت میں۔ کیجی کچھ دیر بعد انہیں کاشور کسی متدر  
 کم ہو اور سیانکا آہستہ سے بولی۔  
 "میں نے اس پر اس حد تک اعتماد کیے کہ لیا؟"  
 "تو پھر کیا رہتا؟"  
 "میرے مطلب یہ کہ تو یہی کیکین میں کیوں ہے۔ پس نہیں کس  
 طرف لے جائے؟"  
 "میں تھیں، اس کی باتوں پر تھیں نہیں آیا۔" عمران نے پوچھا۔  
 "میری تھیں۔ میں تو کچھی بھروسہ کے اس سے دان بروٹ کا نام بھی  
 نہ ایسی دی ہیں۔ ایسی باول پر کچھی سماں میں کے خلاف اور اس کی کوئی تھا۔"

"حقی کر لیندھن ختم ہو جائے۔" مرسیانہ اپنے اہل زمین بولی۔  
ایندھن کی تکمیل کرنے میں نے دیکھا ہے، لیکن میں خاصاً انتہا  
ایندھن موجود ہے۔"  
دو کچھہ بولی۔ عمران نے موڑ پر ٹکڑی رضا کچھہ اور بڑا ہدایتی  
خود بیوی بعد اسی جزیرے کا ساحل نظر آئے لگا۔ جس سے دو  
فرار ہوئے تھے۔  
کیا پھر ہمیں رُک گے؟" مرسیانہ پوچھا۔

"فی الحال تو اے ہی پڑھتے رہنے کا رادھے۔"

"اے" دیکھو، شاید وہ ہوش میں اکھا ہے۔" مرسیانہ بولی۔ عمران  
نے دیکھا ترپال میں جیش ہجرتی تھی۔ اچانک بلادل نے ہاتھ کر ترپال  
کا کونڈا لپٹ پڑھے سے ہنڑا اور اس طرح آہمیتیں چھانے لگا۔  
جیسے وہ میانی سے محمد بیوی ہوں؟ اس کے باقاعدہ ہمداد دو۔  
ورنہ موڑداری میں ڈالے گا۔" مرسیانہ بچا دو محملان سرکو جنہیں دے  
کرہے گیا۔

اب موڑپوت اس جزیرے سے کسی قدر آگے نکل آئی تھی۔  
دفتہ بلڈل اُٹھیا اور خاوشی سے عمران کو دیکھتا رہا۔ اور حمراءں  
کا یہ عام تھا جیسے اس کی موجودگی کا احساس ہی نہ ہو۔ ہم کدر  
جا رہے ہیں؟ کچھہ بلادل نے جیزی بیوی اور ایسی سرکت نہیں  
ترپال کے نامیں... جھیں کوئی اعزازی نہیں ہے؟"

"ہاں مجھے اعزاز ہے۔"  
تو مندیں چھانگ لگا۔ مجھے کوئی اعزاز نہ ہوگا۔"  
تم کیسی باتکر کر رہے ہو؟"

"مجھے تو اور ہر ہی جاناتے۔ ہر جاں میں جاول گا۔ تم بیان میں  
جا رہیتے گئی جیٹ جاٹ۔"

اوہ، دیواریے! یہ کیا کر رہے ہو؟" وہ دانت پھین کر بولی۔  
ہائی، اتم زندہ ہو۔ عمران نے حیرت سے کہا اور دوہیں  
اٹھا کر لائچ کا جائزہ لئے لگا۔ اپنے ایک ایک ماحصل کو جھیلانا۔ وہ  
بیوی نہیں یہے فائز نگ کر رہے تھے۔ پھر غایب جوزت کی نظر میڑ پوٹ  
پر گئی اور وہ لائل سچھانے اس کی طرف پڑ پڑا لیکن قبیل  
کی کر فاٹ کرتا۔ عمران نے زبان کے پتھے دو ٹکنیاں دل کر خوش  
املازیں قسمی سمجھی اور پھر اس نے دیکھا کہ جوزت نے والعنی  
بیٹک کر سمندر کی پھلانگ لگا دی۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ  
اٹھا کر اپنے ساھیوں سے کچھہ کہا۔

"وہ دیکھو۔" مرسیانہ اپنے اہل زمین میں بولی۔ "وہ کالا ادمی  
تیرتا ہوا ادھر ہی آہل ہے۔"

"اگر کوئی لگتی تو؟"  
اچھا، تم تیری جگہ بیٹھو۔ اتنا تو کر سکو گی؟"  
"میں، موڑپوت کو جستی کر سکتی ہوں۔"  
"تم نے لیکھا کہ لائچ اور ترپال کے درمیان فائز نگ بہر ہی تھی۔ دوہیں  
بھی کسی قدر غافل سے ساحل پر پنځرانداشتے۔ عمران نے اسٹینے نگ  
کے پیچے رکھی بیوی دوہیں اٹھانی اور ساحل کی طرف دیکھنے کا پہلے  
مجھے پرداشان مت کرو۔" ترپال کے نیچے سے اکاں آئی۔ مجھے

نیند اڑی ہے؟"

"یہ اور بھی اچھا ہے۔" عمران کہتا ہوا اٹھا گیا۔ مرسیانہ  
اس کی جگہ سچھانل میں اور وہ بوٹ کے عقبی حصے میں آگی۔ لائچ اور

ترپال نظر نہیں رہتے تھے لیکن وقتنے وقتنے فائزوں کی اوازیں اپ  
بھی سانی دسے رہی تھیں جوہ ہجوری اور ترپال کے درمیان فائز نگ ہو پڑا۔

چھر انگل کھٹکے کی طرف پڑ آیا۔ لائچ اور ترپال کے نظر آئے کیا مطلب تھا  
کہ وہ اہمیتیں بہت سچھ پڑھ رکیا ہے لہذا اپنی کشی کو دوبارہ غلاف

سمت میں اس طرح موڑ کیا تھا اگر کسی نہ کھا کا خاشر باقی نہ رہتا۔

"اب ہب جاؤ۔" عمران نے مریانا سے کھا۔ ہجراں کے پتھے ہی  
خود اسٹینے نگ سچھانل لیا۔ ایک ملائی پچھے کے کراس نے اسکی موڑی  
تھی۔ مریانا نکلنے پڑھا دو یہی بیوی تھی۔ اس نے عمران سے کہا۔

"عجیب اکدی سے ایسا لکھا ہے جیسے کہ سوہنہ ہو۔"

عمران نے لایوڑی سے شافروں کو جھنس دی اور بدستور سامنے  
ہی نظریں جما رہے رہا۔ فائزوں کی اوازیں لظیہ بخدا قربی جا رہی  
تھیں۔ یہ کہہ جا رہے ہو، "وڌعماں میلانے عمران کا شام پر جھوکر پوچھا۔

"موت کے نامیں... جھیں کوئی اعزازی نہیں ہے؟"

"تو مندیں چھانگ لگا۔ مجھے کوئی اعزاز نہ ہوگا۔"  
تم کیسی باتکر کر رہے ہو؟"

"مجھے تو اور ہر ہی جاناتے۔ ہر جاں میں جاول گا۔ تم بیان میں  
شیک ائی وقت فائزوں کی اکاں دیں، سانی دیں اور بلادل  
بوقکار بولا۔" دیکھا۔ "تم نے دیکھا؟"

"اکاں دیکھی ہیں... ابھی بات ہے، اب تم میری جگہ بیٹھو۔  
میں دیکھتا ہوں۔" عمران نے کھا۔

"جھیں؟" یہ فائز نگ کی اکاں کیسی ہیں؟" بلادل نے ترپال  
سے مٹنے کا لئے بغیر پوچھا۔

"جھیں؟" تم مجھی جیپ چاپ پڑے رہو دوڑاٹھا کر پا نی میں  
بیٹک (دل گا)۔"

عمران نے مرسیانہ بن کر مرسیانہ کی طرف دیکھا اور وہ شانے  
سکوڑ کر رہ گئی۔ "تم دیکھو، وہ مُرا اُب بھی نظر نہ رہے یا نہیں۔"

عمران نے مریانا سے کہا۔  
اگر کوئی لگتی تو؟"

اچھا، تم تیری جگہ بیٹھو۔ اتنا تو کر سکو گی؟"  
میں، موڑپوت کو جستی کر سکتی ہوں۔"

"تم نے لیکھا کہ لائچ اور ترپال کے درمیان فائز نگ بہر ہی تھی۔ دوہیں  
بھی کسی قدر غافل سے ساحل پر پنځرانداشتے۔ عمران نے اسٹینے نگ  
کے پیچے رکھی بیوی دوہیں اٹھانی اور ساحل کی طرف دیکھنے کا پہلے

دوسری طرف فتشنگ ترپال کے لوگ نہتے بگر ساحل پر آتی

ٹرپال کو فولس میں بیٹھا پھر لائچ کی طرف دوہیں گھٹاتے ہی اچھل  
پڑا۔ کیوں کہ لائچ، اسی کے جھکتے تھے۔ عمران نے ہاتھ پلاکر کیجا۔

"کیوں؟ جانی، کیا قستے؟" وفتحا بادل نے پھر سوال کیا۔  
تمہارے فشنگ ترپال اور ایک لائچ کے درمیان فائز نگ ہے؟

ری سے "کیا سکری لائچ ہے؟"  
پتھے نہیں۔"

"نکل چلو۔ یہی سے نکل چلو۔"

"کیا موڑ پوٹ پر لائچ ہو جوہ نہیں ہے؟"  
سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

"مگر تم دونوں کے تھنکنا کا سر سے کوئی انتظامی نہیں تھا۔  
اس جزیرے کے قیدی نہتے تھے کہ یہاں بھیجی جاتے ہیں۔"

لہذا ہمارے لیے ان کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔"

عمران نے بوٹ کو کچھہ اپنے بڑھا کر ہجراں کے کی طرف لائچ نظر  
اور ایسا کارے کی طرف نے جائے کہ جاں سے صرف لائچ نظر

اکھی تھیں۔ کھڑا نیکی وہی نہیں کھڑا۔ درہ جاڑے میاں ملی تو پہ بھی سے، ٹولکر کے  
بھی بیوی دی تھیں۔ عمران نے اپنے بند کر کے لنگر کارے پر پھینک

دیا۔ یہ کھاں روک سہے ہو،" بلادل نے بوقکار کر ترپال پر جھے سے  
ہتھادی۔ مریانا بھی کہنے نے نکل آئی۔

اوہ، دیواریے! دیکھ کر رہے ہو؟" وہ دانت پھین کر بولی۔  
ہائی، اتم زندہ ہو۔

تھنکنا کا جائزہ لئے لگا۔ اپنے ایک ایک ماحصل کو جھیلانا۔ وہ  
بیوی نہیں یہے فائز نگ کر رہے تھے۔ پھر غایب جوزت کی نظر میڑ پوٹ

پر گئی اور وہ لائل سچھانے اس کی طرف پڑ پڑا لیکن قبیل  
کی کر فاٹ کرتا۔ عمران نے زبان کے پتھے دو ٹکنیاں دل کر خوش

املازیں قسمی سمجھی اور پھر اس نے دیکھا کہ جوزت نے والعنی  
بیٹک کر سمندر کی پھلانگ لگا دی۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ

اٹھا کر اپنے ساھیوں سے کچھہ کہا۔

"وہ دیکھو۔" مرسیانہ اپنے اہل زمین میں بولی۔ "وہ کالا ادمی  
تیرتا ہوا ادھر ہی آہل ہے۔"

"کیوں؟ کون کالا اوری؟" بلادل بوقکار کر کھڑا لائچ جیزف  
پانی پر جھے سے بھتھتا ہوا تیری سے پڑھا اپنے۔ اُن فوہ..."

بلادل بڑھ رہا۔ اب مارے گئے لیکن اگر وہ اس لائچ سے کو داہے  
تو... ارے ترپال کے بیٹھا ہے؟"

"چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔" عمران غیریا۔

"باس... جوزت کسی قدر قریب ہو جوچ کر جیتا۔  
لائچ کی خیکی ہے۔" "لائچ کی خیکی کیجا ہے۔" عمران نے دیکھا کر کیجا۔

"لت... تو تم اسے جانتے ہو۔" مریانا بولی۔  
"میرا بھائی گارڈ ہے اور اس لائچ پر بیسے ہی اکوی ہیں۔

تم نے پھلکریوں نہیں تیکا۔ بلادل نے پھلکر ساٹھیوں کی  
خوف زدہ کی بھی تھی۔

جوڑت بوٹ پر چڑھا اور عمران کے سامنے دوڑا۔ بیٹھ پڑا۔

کے دونوں ہاتھ پکڑے اور اسیں چھٹے لکھا، آنکھوں سے لگنے  
لگا پھر بولا۔ وہ سارے غیبت ہیں کہ میرا بھائی سے تھے، بس کا۔

ایپولنس گالاہی سبیت غل ہوئے پر میلکیں بھی پیش ہیں۔ یہیں تھا  
میں نے اس کارے کو توکلاش کیا جو اب میلکیں کارے سے ساٹھی تھا۔

لائچ نے جیزف سے بھتھتا ہوا کھڑا کر ہجراں کے کی طرف لائچ  
کے بھتھے جا رہا۔ دوہیں تھنکنا کے بھتھے جا رہے تھے۔

پر تشویش املازیں سرپا کر لائچ۔ "بے رحم" کا دل دیا۔ پارچ... چھ... سات... آٹھ... نو...

دیس... اوپر پھرستا تھا کیا۔

کیا لیا ہو رہے ہیں؟" یہ کیا ہو رہا ہے؟" مرسیانہ کپکا پی ہو گئی اور

میں بولی۔ تھنکنا کے بھتھے جا رہے تھے۔

تم اسی سے کھٹکا کر رہا۔" عمران نے کھٹکا کر رہا۔

نوت کر کوئم لوگ کسی بڑی دوڑا کے ساتھ ہو رہے تھے۔

میرا بھائی کے ساتھ ہو رہا۔" عمران نے لائچ کے ساتھ ہو رہا۔

نوت کر کوئم لوگ کسی بڑی دوڑا کے ساتھ ہو رہے تھے۔

کے۔" مرسیانہ اپنے اہل زمین میں بولی۔

عمران نے لیکھا کیا اور آٹھ بڑھ پڑا۔ شارٹ میں دیتا ہو گیا۔

"اب رات اسی جزیرے پر برس ہو گی۔" وہ موڑپوت کو دیکھنے کے لیے  
لائچ کی طرف بڑھا گیا۔

دوسرا طرف فشنگ ترپال کے لوگ نہتے بگر ساحل پر آتی

114

یکن بادی میں پہنچ کر اسے اپنی رفتار سست کرنی پڑی تھی... اور روشن حصیں کئے ہیں مگر کم طاقت چلے گا۔ اپنی منزل سے زیادہ دو خوبیں تھے، ذرا ہر یہی دریں اپنے ایک رشتہ والے مکان پک جائیں تھے ہیں لیکن جیسی ہی ایک ویرانگی میں داخل ہو گا۔ کوئی مٹھنڈی کی پیچرے اس کی کپٹی سے آئی ہے اور جیسکی میں یہیں بیکاری اسلام کا جیسے شہر اون میں تھا۔ نجد ہو گیا ہو۔ سارے تم میں مٹھنڈی کی ہریں دو شفے لگیں۔

"بائیں حرف فرم جاؤ" کسی نے سوچی کی اور کپٹی پر پھٹتے تو جریدے نے پتھر آئی جس طرف لالج جاتی تھی۔ وہ ہاتھ پلاں کر کچھ کہیں براحتا۔ رفتگانہ نے قبیلہ کا لاسکن عمان اس کی طرف تو جریدے نے پتھر لے کر کی طرف بھیسا۔ لالج پر آجائے، بلاول: "خیر جاؤ۔ اسی میں تھاری بھلانی بنے تھے اور جلدی سے بولا۔" "خیر، بلاول:

چیختے نہیں آئے تھے۔ لالج پر آجائے، بلاول: "موڑ بٹ جوڑ دو۔" سیکن بلاول نے ایک منی۔ لگانا قبیلہ لکا رہا۔ عمان نے مایوسانہ انداز میں سر پڑا۔ کرنا ملک رکھ دیا۔

"شاید تم پر بہت زیادہ بخواسی طاری ہے۔ خادرنے نہیں کر سکتا۔" "یہ خ عمر مفت میں برا جائے گا" عمان بولا۔

موربٹ لالج سے آئے نگل کرنے والوں سے اوجھل بچکی تھی۔

★  
بلاد پر بخواسی طاری تھی۔ اس نے کاشتی، اس سمت میں موڑتی تھی۔ بعد اڑا جانے کا تھی اور بھائی پلاں کر کھا تھا۔ جا گو...  
راہچار پر موقع طور نمیں بیٹھے بولا۔ "بیٹھ جاؤ۔" اس کے میں وہ تھا اپنی جانشی بجاوے۔ ... اور موڑ بٹ کو لالج سے آئے نگل کے اسکا نام بیٹھ جاؤ۔

یکن آس کی سوچیں نہیں اکلہا کار جان بچائی کے لیے کوہر جانے کا ہے؛ لہو کو تھکنے کے لیے کوہر جانے سطح۔ عندر پر بھکر کر یہی لہ میں حائل ہوتے دیکھا۔ بھر جان، اس نے وقت تو اس نے اپنی کشمکشی تیری سے کھاکی تھی اور پچھا اسی سمت میں بھاگ لکھا۔ جان کے سکنی کے لیے کوہر جان پر نظر پڑی تھی اور اس نے فاصل برقرار کر کشی کو لالج کے تھوازی کر لیا تھا۔ مالک پر مسلمان کی وازنگ سمجھی تھی یہیں اس پر تو اڑا کی کیفیت طاری تھی۔ وہ شنی کی رفتار جانے پر بھاگ لالج تھی۔ جیسے ہی کہ اس کا انظر تباہہ ہو گیا۔ ... اچانک بالکن جان اس کی نگاہ اٹھی اور اس کے جلن سے ساختہ قسم کی بیخ نکل گئی۔ بہت دور ایک بیان دھہنہ مرکت کرتا نظر آپا تھا۔ گواہہ بیٹھا ہیں، اس کے غوازی میں حرکت کرو ہی تھیں یہیں اس بارہ کشمکشی کا اڑخ دبیں کیوں نکر وہ اس س متھک دھیٹ پر نظر رکھنا چاہتا تھا۔ رُخ ملتا تو وہ بہتیں میں چلا جاتا اور دلوں کے دمیان تھی کا بین جانیں حائل ہو جاتا۔

فدا خدا کر کے موبارکا ساحل دکھانی دیا۔ انہیں پھیلنے لگا تھا۔ وہ کشمکشی کو ساحل کے اس حصے کی طرف لیتا چلا گیا جو زیادہ تر ویران ہی رہتا تھا۔ بد خواسی کے قابلیں نظر خلک پر بھیک کا اور کشمکشی سے چلا گئی پھر اندر حادثہ دوئے گا۔ وہ جاننا تھا اور مباریں ہماس پہاڑے کے کا چنانوں کا خوف اب دل سے نکل گیا تھا۔ وہ دوسرے تاریں۔

"بھی نے تھے مترک چنانوں کے بارے میں بتایا تھا؟"

"بھی اور کشمکشی میں بھی۔"

"تھاری لگھنگا کا ایک ایک لفظ مجھ کے پہنچتا رہتا تھا جنری سے بھی اور کشمکشی میں بھی۔"

"میں بہت خوف زدہ تھا، بس!"

"قررتی بات تھے۔"

"تو مجھے معاف کر دیا گیا؟"

"اپنی نہیں..."

"پہ... پھر..."

"تم نے تھے مترک چنانوں کے بارے میں بتایا تھا؟"

گے تھے اور عمان کے ساتھیوں نے انھیں بانہ لیا تھا۔ وہ تعادل میں آٹھتھے جن میں نگانکی شام تھا اور وہ سب مسلسل پوچھے جائے تھے کہ آخر ان کا قصور کیا ہے اور وہ کون ہیں اور کس استحقاق کی پہنچ پر انہوں نے اُن کے ساتھ ایسا بہتاؤ کیا ہے؟

میک اسی وقت عمان کی بیٹ وہاں بہنچ گئی اور انہیں پڑتے ہی نگانکا کی چیز سے براہ راست اُنہیں لگیں۔ مریسانے اُس کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "ہاں تھی تھا۔"

"کیا عطلب؟" میں نہیں سمجھا تھا کیا کہہ رہی ہو؟ میں نہیں جانتا کہ کون ہو۔ نگانکے دریے نے کوشش کی۔

"میں تھیں" میں نہیں بھنوں سکتی۔ تمہیں نے اس پر ایک بُٹھے ملپٹ کا میک اپ کیا تھا۔ مریسانے عمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیات بھی میری سمجھیں نہیں آئی۔" نگانکے جیرت ناہر کرتے ہوئے کہا۔

"اوہو... تو واقعی تم مجھے نہیں بھیجاتے؟" عمان نُکر کر بولا۔

"میں اب تمہارے کی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ پتھنیں، تم لوگ کون ہو اور مجھے کے کیا جائے ہو؟"

"میں انگل ہمانا چھانہ نہیں تھا، بس؟" جزوٹ مگوٹی میں بولا۔

"لکھت کرو۔"

"محجے بے عادیوں ہوا۔" لپٹاں خاور نے عزان کے شلنے پر ہاتھ لکھتے ہوئے کہا۔

"محجے نزدہ دیکھ کرہے ہیں اس کا تعاقب کروں، بس؟" جزوٹ نے عزان سے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ وہ کاؤڈی سے مرن جاہتی ہے میں اب ہیں یہاں نہیں شہرناچا ہیں۔ مرغ نگانکا کو ساتھ لے چلو، بیکوں کوں کوہیں بانہ کر ڈال دو۔"

"اور تمہاری گاؤڑی کا کیا ہوگا؟ وہ بھی تو ہیں ہے، غائب اُس طرف۔" مریسانے نزدیکی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"اُسے بھی سمجھ پھر دو۔ پھر دیکھا جائے گا۔ کچھ در بعد لالج دیاں سے روانہ ہو گئی۔ اس دوسریں میں نہماں، عمان کو اس کے اغا کی واسان سُناؤں تھا۔" تھیں لیکن ہے کہ وہ ایجنڈنس کا گئی غرقہ ہو گئی تھی؟ عمان نے پوچھا۔

"اُسی طرح اچھے اس پر قائم ہو گئی۔"

عمان نے نگانکی طرف دیکھا۔

"میں کیا تاذیں، مجھے بھی انہوں نے راستے ہی میں بے ہوش کر دیا تھا۔" تھیں لیکن ہے کہ وہ عمان کی طرف مُکار کہا۔

"اب تم اپنی زبان کو لو۔" عمان نے نگانکی طرف مُکار کہا۔

"اُس کے اصل مٹکانے سے کوئی بھی واقع نہیں ہے۔"  
 "تم کتنے تھاںوں سے واقع ہو؟"  
 "ممسوس میں کسی سے... بھی نہیں۔"  
 "یکن تم فرار ہوتے کے بعد، ہماری طرف کوں پڑائے تھے؟  
 "اوہ... میرے خدا۔" اُس نے دنوں ہر بھوئی سے اپنا پہنچا لیا۔ اس کا سارا جسم کا پنچ لکھا۔  
 "ڈراماتیاط سے... یہیں اپ اشک نہیں جائے۔" عمران نے تھوڑا کافی کافی کھانا کھا۔  
 "اوہ... میرے بھج پر رحم رکھو" وہ بدستور کا تینا ہوا بولا۔ "میں نے دھنکل کچانش اپنی رہائی حاصل ہوئی دیکھی تھیں اور پھر اسی طرف پڑتے آیا تھا۔ پھر تینیں اکس طرح مبارک بہرخا تھا۔  
 "تینیں میں تو کوئی کوشش کی تھی۔"  
 "اوہ میں نے بھی تم کے کہا کہ جاؤ اور ہوت پھچا کر دی ہے۔"  
 "یہیں بھی تو وہ دھنک جانشیں نہیں دکھانی دی تھیں۔"  
 عمران نے کہا۔

"بہت فاسد پر تھیں، مشرق کی جانب۔ ایک متحرک سیاہ دھجی کی شکل میں۔"  
 "جب تک کہ خود زدیکوں میں اسی چانوں کے وجود پر یقین نہیں کر سکتا۔"

"محظوظ بونے کی کیا ضرورت ہے مشرق؟"  
 "اور یہی بھی اسے کچ کیں تھے جلوں؟"  
 "تمحدی تھی۔ میں تو صرف زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ ٹالروں کوں کوئی نے پھر نہیں کیا تھا۔ ان میں نکالا ہوئی تھا جو ان بروف کے بہت ہی فاس ادمیوں میں سے ہے۔ تم پانوں کے بارے میں اس سے تصدیق کر سکتے ہو۔"  
 "وہ اب اس دنیا میں کہاں کر اس سے تصدیق کرول گا۔"  
 "یکوں... کیا تم اُسے مار دالا؟"  
 "نہیں، اس نے خود کشی کر لی۔ کیسی قسم کا ازہر تھا، اس کے پاس۔" عمران نے کہا۔

"غدانی پناہ؟"  
 "وہ بروف کو قمر نے اختری بلکہ دیکھا تھا؟"  
 "سی بیڑ والی ساحلی تفریح گاہ میں۔ اسے بھی تین چار میٹنے ہو گئے۔ ہلیات قون پر ملتی ہیں۔"  
 "تم نے یہ ہماری بھوڑ دیکھی کوشش کیوں نہیں کی؟"  
 "میں کہیں نہ بچ سکوں گا۔ اور شاید تھا سے علاوہ اور کوئی

جی یہاں سیاہ قام عورت ڈرائیکٹر دوم میں بینی نظر آئی سیکن جو جزو کا بہیں تھا تھا۔ شاید باہر چلا گی اس تھا عورت اُسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی لور عران اُسے غور سے دیکھ لے گا۔ پھر کچھ جانا ہو چکا تھا سا لگ بھا تھا۔

وہ غصہ عورت بھاری کا وزن بولی۔ "میں بلاول باز ہوں۔"  
 "ہاں، کیا ذر کے مارے عورت ہو گئے ہو؟" عمران نے حرث سے پوچھا۔

"میرے اغا میں اٹارا۔" بلاول گلکوگر کا وزن بولی۔ "میں اپنی نندگی سے بیڑا ہو گیا ہوں۔"

"اپ کی کوئی شادیاں کر لاؤں گا۔"  
 "ایک ادھ مری قبیلی بھی ٹھوں دے سکتا۔"  
 "اے بخے دیکھے، صاحب! مجھے میں جیسا بہت بچی لگتی ہیں۔" میں بخیں اس سے آگاہ کر دیا جائے گا۔"

"میرے بھج پر رحم کرو۔"  
 "لے کن تھیں میرے براہت کیے معلوم ہجاؤ؟"  
 "بس کسی طرح دھنہ نکالا۔"

"ذریعہ معلوم کیے بغیر، میں بات آگے بڑھنے نہیں دوں گا۔"  
 "تم خوارے سیاہ نام باڑی کاڑی کی تصوری، میں نے ایک عورت کے پاس دیکھی تھی۔"

"بوزٹ کی...؟"  
 "ہاں، اسکی کی... اور میں اس عورت کا پتہ بھی بتا سکتا ہوں۔"

"میں بوزٹ سے تصدیق کر لیتا۔"  
 "ضرور، پتہ تباہ میں ضرور تصدیق کروں گا۔"  
 "سور اسٹریک پارکی ملک فی۔"  
 "کیا وہ بھی سیاہ قام ہے؟"

"ہاں، اور جو زون کی گئی دوستوں میں سے ہے۔"  
 "جو زون... عمران نے اواز دی یہیں جواب نہ بلا شاید وہ اس پاس ہو جو ہوں تھا۔"

"کیا تھاں جب پر اسٹارڈنیں ہے؟"  
 "تمہیں جی نہیں ہے۔" عمران سر ٹلا کر بولا۔ ورنہ اس طرح سر اساتھ چھوپ لیا گا۔

"میں بہت خافت تھا، مشرق۔"  
 "چاٹے بیوگے یا کافی؟"  
 "کچھ نہیں۔ بس۔ تھے مجھے کی اسی جگہ پر دیجاں وہان بروف کے پاٹھے تھے جو جسکیں۔"

"وان بروف... وہ تو خود جا چہرہ رہا ہے۔ ابھی تک باہت نہیں لگ سکا۔ سا جدی سریز و دلکشی میں کریوپ کے درسے پڑکل گیا ہے۔"

"یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔" سیمان بولا۔  
 "اچھا بے۔" عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "کیوں نہیں ہو سکتا؟"  
 "میری مرنی... سیمان بھر جھک کر بولا۔  
 "کیا... کیا... تیری مرنی...؟"  
 "اپ نے میری بیک شادی کوئی حقیقتی میں بطور احسان مددی اپ کی کوئی شادیاں کر لاؤں گا۔"

"ایک ادھ مری قبیلی بھی ٹھوں دے سکتا۔"  
 "اے بخے دیکھے، صاحب! مجھے میں جیسا بہت بچی لگتی ہیں۔" میں بخیں اس سے آگاہ کر دیا جائے گا۔"

"میں اگر رخ بولی۔"  
 "میں ڈول پاگل ہے۔" جوڑت غایبا۔  
 "تو چکارہ ہے۔" سیمان نے اسے جھڑک دیا۔

"باس، شادی نہیں کرے گا۔"  
 "کرے گا، کیسے نہیں؟"

عمران دیاں سے نکل جانے کے لیے پلانسی خاک کسی نے باہر سے اعلانی تھکنی کا بین دیا۔ "دیکھو۔" عمران نے جو جزو کی طرف مڑک رکھا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ واپس آیا تو جیسے شکل پوری تھی۔ "کیوں... کیا بات ہے؟" عمران اُسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو پھر... تو پھر... وہ پلانسی تھا کہ نہیں کر سکتا۔"  
 "بہت بہتر، بس؟"

"بس، تو پھر سکون سے اپنے گھر جاؤ۔ تھیں بدلیات میں رہیں گی میں اس پر تھیں ہمیں تھا کہ نہیں کر سکتا۔"  
 "ایسا ہی بگاہ، بس؟"

"دان بروف نے باہت ہلاکر ملاقات ختم کر دی۔"  
 "تو پھر... تو پھر... وہ باہت ملتا ہوا بولا۔

"تو پھر کچھ نہیں، تو صرف اپنے کام کے کام رکھو۔"  
 "بہت بہتر، بس؟"

"تو پھر کچھ نہیں جل گیا۔"  
 "وہ بورت میری سی فس سے تعقیل رکھتی ہے۔"  
 "اوہ ہو۔ کوئی سیاہ نام بروف کے بھتیجی سے ہے؟"

"ہاں، بس؛" بوزٹ درفتاں ہیے میں بولا۔  
 "اُسے ڈرائیکٹر دوم میں بھاؤ، میں تھاں ہوں۔"  
 "اُن دنوں کو ادھرنے جانے ویتا، بس۔" جوڑت کہتا ہوا ڈرائیکٹر دوم کی طرف چلا گا۔

"یہ روزے کیوں دے رہا تھا؟" سیمان نے پوچھا۔  
 "اُس کا بھی جوڑا اگلی ہے۔ شاید۔" میں رخ نے کہا۔ میرزا پاس تھی، قوڑی بہت ایگریزی تو سمجھتی تھی۔

"اپ نے دلوں خاموش ہو جاؤ۔" عمران اُنھیں ٹھوں سے رکھا کر بولا۔ ورنہ قیمت کے رکھ دوں گا۔"

"ناغے کا داد ہے، کہا بھی ہو جاؤں گے۔" میں رخ سیمان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ دلوں ہر بھوئی سے سریش پڑھ رکھنے کا قابل نہیں ہے۔

"مجھے کچھ پوچھ نہیں۔"  
 "تم نے تباہا لے کر کیا تھا کہ وہ دلوں کا تھا۔" سیمان بولا۔  
 "میں ان چانوں کا تھا۔" میں رخ نے کچھ پوچھا۔  
 "ایک کوئی بھائی تھا۔" سیمان بھر جھک کر بولا۔  
 "کیا... کیا... تیری تھی...؟"  
 "اپ نے میری بیک شادی کوئی حقیقتی میں بطور احسان مددی دیا تو فرم لے گا۔"

"مشش۔ شکرے، بس؟"  
 "یکن تم جھپٹ جپ کر اس سے بنتے رہو گے۔"  
 "میں نہیں جاتا کہ وہ کیا رہتا ہے۔"  
 "تمھیں اس سے آگاہ کر دیا جائے گا۔"  
 "اُن لوگوں نے ٹرالر کے سارے اُدی پوچھ لیے ہیں۔"  
 "وہ صرف نگاہ کر لے گئے ہیں۔" وہ بروف نے پر سکون لے گی۔

"تو پھر... تو پھر... وہ باہت ملتا ہوا بولا۔  
 "تو پھر کچھ نہیں، تو صرف اپنے کام کے کام رکھو۔"  
 "ایسا ہی بگاہ، بس؟"

118

لاؤش والاکی نگرانی جاری رکھے تا وہ مقتنی کوئی دوسرا اس سے  
چارج نہ لے۔ اسے زیرِ کرنے کے لیے مددیقی کوچھیوں

ہو شدید سے۔ کیونکہ تم بھی ان کی نظرؤں میں آچکے ہو۔  
بہت بہتر جناب!

اور اس دوبار میں تھیں یعنی معلوم کرنا ہے کہ لاؤش والا

ائج کی کس کی ملیت ہے اور کس کے قبضے میں ہے۔

بہت بہتر جناب!

مودود غرب ہوتے ہی وہ جزو کو ساتھے کر ساحل کی

ٹرف روانہ ہو گیا۔ اب بلکہ زیر و سے کام کا اعلیٰ انسپریشن ہے۔

ہاس، دو خوات ابھی تک یہی کجھ میں نہیں آئی۔ جزو

نے کہا۔

مکن خورت کی بات کر رہے ہو؛

مرسیناں کی...

یعنی تھیں جیسیں آئی۔

اگر کس پناہ پر اپنے پوکر کر پہنچ کر اس نے تھیں، وان

بروف کے باسے میں بتایا تھا اور...

مجھے اس پر اعتماد نہیں ہے خوف کے تحت بلاول نے بھی

سب کچھ بتا دیا تھا اسکی وہ اب بھی انہیں توکل کے کہے میں کر رہے ہے۔

کیا انھیں یقین ہے کہ تم بلاول کے کہے میں اچھا گے؟

اگر یقین نہیں ہے تو تب بھی من انھیں یقین داد دینا چاہتا

ہوں کر بلاول کی یادوں میں آگئیں۔

اس کا کیا فائدہ ہو گا؟

ایک بارہ بچاں اسے دُبڈو جو نہ کاموں میں جلتے گا۔ پوسکا

ہے اس طرح دن بروت کام است بھی جو جائے

گویا دیدہ والی خڑھی صورت نہیں۔ درود نے وان بروف

اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں۔ درود نے وان بروف

کی تلاش جاری ہے۔ جیسی بھی اور اکی اس، آئی دالیں تو بھی... آئی۔

ایں، آئی دالے لامحو دیں۔ اس کے باوجود جو وہ ابھی تک دن براہ

پر بہا تھے نہیں ڈال کے ہیں۔

خیک ہے، میں چوکس رہوں گا لیکن کیا اس میں پروف ہم

ہی دلوں لکھے ہیں؟

نہیں، کیا یہی نہیں ہے میں اپنے ساتھ صرف تھیں لکھوں گا۔

میں یہی چاہتا ہوں، بس، اور ہرے لوگ تو کام کے وقت

بھی بہت کرنے لگتے ہیں۔ مرت خمار سے چال سے فاموں رہن پڑتا

ہے ورنہ کیپش خدا، یہ رہے ہاتھے ضرور پڑتا ہے۔

خود کو تابوں میں رکھنا۔ ہر کہتا ہے، کسی مرحلہ پر وہ سب

بتایا تھا:

ابھی دیکھا ہوں، بس، جزو متعودی سے بولا۔

ہو شدید سے۔ کیونکہ تم بھی ان کی نظرؤں میں آچکے ہو۔

اور اس دوبار میں تھیں یعنی معلوم کرنا ہے کہ لاؤش والا

ائج کی کس کی ملیت ہے اور کس کے قبضے میں ہے۔

بہت بہتر جناب!

مودود غرب ہوتے ہی وہ جزو کو ساتھے کر ساحل کی

ٹرف روانہ ہو گیا۔ اب بلکہ زیر و سے کام کا انسپریشن ہے۔

ہاس، دو خوات ابھی تک یہی کجھ میں نہیں آئی۔ جزو

نے جواب دیا۔

او، کے بس، یعنی معلوم کرنا تھا!

اس سے روپت نے پر طبع کروں گا۔

مuran نے پیسوں کریں پر رکھ دیا۔ مر سینا طول سانس لے

کر دیا۔ سارا جگہ اس یکشید کا ہے۔ کیا بچت وہ ضائع ہرگیا تھا؟

تھیں اس سے سروکار؟

یہ خوب رہی۔ اسے میں بھی تو اسی کے لیے خوار ہوئی ہوں۔

اور اب بھی تم اسی تاک میں ہو کہ اگر وہ ہاتھ لگ جائے تو

تو دو گیارہ ہو جاؤ۔

تم فرم ایک بے چارہ اسی ہو۔ ناک اس احساس کو پر کھن کا

تم میں نہیں ہے۔

او، جنکہاں مطلب؟

پاکل ہی چھڑ جو...

کرٹ... مuran پاٹھ اٹھ کر جھوپا۔ اب دوسرے شاٹ کی

ریہس ہو گی۔ مر سینا کرماشنا کرنا بھی اور ہلکے چل گئی۔

تفقیاً دوڑھ کھنکے بعد جزو میں کام کے کہے میں اور نہ اس

کی سے نہیں یہ تھا کہ بارے میں کسی قسم کی پوچھچوپکی ہے۔ اب

کیا کہتے ہو؟

وپنیں اسکا جاؤ۔ مuran نے اٹھنے پر میں کہا اور نہ سیور رکھ کر

کسی گھری سوچیں ڈوب گیا۔

شام پانچ بجے چھوپن کی گھنٹی بھی، اس پاریک زیر و معاشر

مuran کے استقرار پر بولا۔ سوراہنک اس عورت کا تعاقب کیا۔ وہ

لاتوں دلماں داخل ہوئی ہے اور اس وقت تک دوبارہ بہر کہہ نہیں

ہوئی ہے۔

کیا صدر وہیں ہے؟ مuran نے پوچھا۔

بھی ہاں... اور معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اب اسے کیا کرتا ہے؟

لاؤش والا کہا کہے میں کہ معلوم کرنا ہے کیا اسی نے سیر پر

بھیج کر دیا تھا۔

میں نے کہا ہے کہ اس کا قیام تھا میرے ساتھ ہو گا... اور

بس، جاؤ۔

چلو۔ جزو نے کھیانے سے انداز میں کہا۔ اس کا

بیان گال پھر کے نکاھا اور پھر کے ہی جارہا تھا۔

مر سینا، اس کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔ اور جزو بیسے

ہی اسے ساتھے کر دوسرے کریں یہ سچا، گل رخ اور سیمان

کے قبوق سے جھٹ اونٹی... اور پھر انھوں نے چکار بلاول

جھانگنا ہوا صدر در واسے کی طرف جارہا تھا، جزو اس کے پیچے

آسے... اسے گرتا ہوا پڑھا تھا۔

جانے دے۔ مگر کہا تو میں کہا اور جزو جہاں تھا وہیں

رک گیا۔ بلاول دعاۓ کوں کرہا تھا کیا۔

لک۔ کیا بات ہے؟

چھپی بات... بلاول!

یعنی کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچھیں کہہ نہیں کہا تھا جو بھی تھا۔

میری کچ

بھی ہم سے آمیں۔

"تین خیال کھوں گا، باس!"

سی بیڑا دین اور متواران کے قرب عران نے گلزار روکی

ہی تھی جو بھی فانیٹر پارشا وہ مول ہوا بلیک زیر و اسے کال کر

ہلا تھا۔ خبر موبائل لاٹوش والے متخلص تھیں جس کے مطابق ٹھیک

سات سی کوئی منٹ پر لاٹوش دلے سے دوسرا فام" اسی سیاہ نام

عورت کے ساتھ پر گرد ہوئے تھے، جس کا تھا اسکے مطابق موبائل

تک پہنچا گا۔ وہ نیوں ساصل پر آئے تھے اور ایک بڑی موڑ بوٹ

میں پیچہ کر لے رہا تھا جس کی جانب کھلے سندھیں نکل کرے تھے۔ ٹھیک اسی

وقت ٹرائیکس سے تیری آف از آئی۔ "ہیلو، عران! صدیقی کسی ان۔

موبائل سے دھیل کے فاصلے پر وہ ٹرائیکس خواہ پکڑا رہا ہے، اور..."

"اوڑم کیا کر رہے ہو؟ اوڑو۔"

"میں بھی تھوڑے فاسی پر اپنی کشی ہلپاں ہوں، اوڑو۔"

"موبائل جاؤ... اور دیکھا کہ ایک شاہین کو سانپ نے

اٹا۔ اس کے بعد براہماست مجھ سے رابط رکھنا، اوکھا نہ آں۔"

اس کے بعد براہماست مجھ سے رابط رکھنا، اور دیکھا کہ ایک شاہین کو سانپ نے

خوش ہو کر پوچھا۔

"کیا؟ خدا کے لیے کچھ بھی روح، سمجھیگی سے سوچ۔"

"مجھ سے جو کچھ دھاصل کرنا چاہیے ہیں، اسے حاصل کرے بغیر

جیسے قتل نہیں کریں گے... پھر میں اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھانے

کی کوشش کریں گے۔ اگر مجھے خوف محسوس ہو رہا تو قوی میں

سے واپس چلا جاؤ۔"

"میں، باس؛ جوڑت چلتے ہلے ڈکر لوا۔ اگر ایسی باتیں

کرو گے تو میں اپنے پیٹ میں چکر گھونپ لوں گا۔"

"میں تو پھر فاشی سے چلا جاؤ۔"

"مجھے اب تو فیض جانا چاہیے۔ جوڑت جھڑائی ہوئی آواز میں

بولा۔ تمہری نیت پر پڑ کر نکلے گے ہو، باس؟"

عران کچھ بڑا۔ ساصل پر جنگ کر دے اس حصے کی طرف بڑھا،

جبل مکاری کشیں۔ شنگر انداز ہیتیں لیکن ان پر کسی قسم کے

شناخت نہیں ہوتے تھے اور انھیں عام طور پر جنگی طیکتی محسوس جانا تھا۔

ان میں عران کی بیٹی بیک خصوصی کشی تھی تھی۔ فی الحال، موبائل کی طرف۔" عران نے کشی میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔ جوڑت اس کے

بچھے چڑا۔ خاموشی سے وہ بھی اشیٰ رپڑھا۔ تھوڑی دریہ کشی

کشک سندر کی طرف حرکت کر رہی تھی۔

"یہاں غوط خودی کے کئی مرٹ موجوں ہیں۔" عaran نے جوڑت

تھوڑی دریہ جوڑت نے پوچھا۔

"بیچن لوگوں کے یہیں رہتا۔"

"اور سیانہ، اس کی طرف میں چھوٹوں چھوٹوں سے واقع ہے؟"

"تو پھر وہ کسی خاص حیثیت کی نہ ہوگی۔"

"میں کہچکا ہوں کہ اس کی طرف میں ملک نہیں ہوں۔"

"پھر اسے قیلیں کیوں رکھا ہے؟"

"اُس پر ہمیں فلاہ کرنا چاہتا ہوں کہ جسے اس پر اعتماد ہے۔"

"اُس نے قائمہ باس؟"

"آن تو پہت باسیں کر رہے ہے۔"

"پتہ نہیں کیوں، باس؛ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم کوئی

بہت بڑی غلطی کرنے والے ہو۔"

"ہو سکتا ہے... جو کچھ بھی ہونا نے ہو کر رہے گا۔"

"لات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شاہین کو سانپ نے

انے کوئی بڑا رہا ہے۔"

"سامنے میک گاؤں میوزک بھی تھا یا نہیں؟" عaran نے

خوش ہو کر پوچھا۔

"بایا؛ خدا کے لیے کچھ بھی روح، سمجھیگی سے سوچ۔"

"مجھ سے جو کچھ دھاصل کرنا چاہیے ہیں، اسے حاصل کرے بغیر

جیسے قتل نہیں کریں گے... پھر میں اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھانے

کی کوشش کریں گے۔ اگر مجھے خوف محسوس ہو رہا تو قوی میں

سے واپس چلا جاؤ۔"

"میں، باس؛ جوڑت چلتے ہلے ڈکر لوا۔ اگر ایسی باتیں

کرو گے تو میں اپنے پیٹ میں چکر گھونپ لوں گا۔"

"میں تو فاشی سے چلا جاؤ۔"

"مجھے اب تو فیض جانا چاہیے۔ جوڑت جھڑائی ہوئی آواز میں

بولा۔ تمہری نیت پر پڑ کر نکلے گے ہو، باس؟"

عaran کچھ بڑا۔ ساصل پر جنگ کر دے اس حصے کی طرف بڑھا،

جبل مکاری کشیں۔ شنگر انداز ہیتیں لیکن ان پر کسی قسم کے

شناخت نہیں ہوتے تھے اور انھیں عام طور پر جنگی طیکتی محسوس جانا تھا۔

ان میں عaran کی بیٹی بیک خصوصی کشی تھی تھی۔ فی الحال، موبائل کی طرف۔" عaran نے کشی میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔ جوڑت اس کے

بچھے چڑا۔ خاموشی سے وہ بھی اشیٰ رپڑھا۔ تھوڑی دریہ کشی

کشک سندر کی طرف حرکت کر رہی تھی۔

"کیا پتی بن جانے کے بعد بھی وہ وان بروف ہی رہتا ہے؟"

سے کہا۔ اپنے سائز کا لاش کرو۔"

"بہت اچھا، باس!"

"اس کے بعد تم اور تو پرستوگے اور من تیار ہو جاؤں گا۔"

اس طرح پہلے جوڑت نے تیار ہو کر کشی کا کشیوں سنجھالا تھا اور

عaran غوط خودی کا لایا۔ پہنچنے لگا تھا اسی تیزی سے موبائل کی

چارٹھی تھی۔ عaran نے مژو کر دیکھا۔ اس کی کشی سے پھر فاصلے پر تین

کشیوں کی پیٹ لشکر کا راستہ پھر ہیں بدل رہا تھا۔ اس نے اسیوں کشیوں کی سیکھی کے ساتھ

کا جائزہ لیا۔ لیکن اس میں کوئی کشی کا تعاقب کر سکی تھی۔ دھفات جوڑت

چیخا۔ یہ پرانی پرنسپل پر ہی تھی۔ وہ تھی کہ لگ کر پھر کا تھا پھر دوڑ رہا تھا۔

عaran دوسرا جاپ چکل پڑا۔ کشی پانی کی سطح سے تقریباً دو دفعے

فاٹ کی بلندی پر حركت کر رہی تھی۔ بھروسے نے مژو کر دیکھا۔ اسے گھر نہیں

چھوڑنے کی وجہ سے اپنے اچھا دیوار پر ہے۔

"کہاں تھا، باس؟"

"لائف میلٹ بھی ساکھ رکھتا۔"

"او۔ کے، باس؟"

تھوڑی دیر بعد عaran نے حسوس کیا۔ دوائیں اور پانچ جاپ تھے۔

والی کشیوں آئیں۔ اس کی کشی کا کوئی کوئی کشی نہیں تھی۔

کیوں کہ کوئی دیکھنے کی وجہ سے دوائیں اور پانچ جاپ کو کوئی کوئی کشی نہیں تھی۔

"دو فون کشیوں ہم سے اپنا فاصلہ تبدیل کر دیجیں کہ جاری ہیں۔"

"میں دیکھتا ہوں، باس؛ اور اس کا مطلب یہی کہ رہا ہو۔"

وہ بھیں پانچ جاپ تھے۔

"ٹھیک بھی۔ جس کم کشی پر فنر رکوئیں اُنھیں دیکھوں گا۔"

"میرا خاں ہے کہ میں آئیں۔ اسے کہتے ہیں پانچ جاپ دوائیں۔"

جوڑت نے کہا۔ زیادتے سے زیادتے کا دوائیں جاپ دوائیں۔

ہو گا۔ کہنی اُٹ کی تو جو ہو گی کے لیے پہنچے ہی سے تیار ہیں پانچ نہیں

وہ بھیں بندیں جانپ کیوں لے جانا چاہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے کہ کوشش کرو لیکن دھیان رہے کہ کشی میٹھوں تھیں۔"

"او۔ کے، باس۔ جوڑت نے کہا اور کشی کو اسے کہتے ہیں دوائیں جاپ تھے۔

جاتے جانشود کیا چہار ایک مرٹ پر اسماں معلوم ہو جائے دیائیں جاپ

ٹھیک نہیں تھی۔ کہنی تھی کہ جوڑت نے کہتے ہیں دوائیں جاپ تھے۔

وہ بھیں کچھی سی اُوازیں بولے۔

"یہی کچھیں سی اُوازیں ہیں۔"

